اہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنھم کے فضائل و برکات، عقیدت و محبت، تعظیم و توقیر، عبادت و ریاضت، سخاوت و اَخلاق کریمانہ، خصوصیات و کرامات اور عاشورا کے دن کے فضائل و اَعمال پر مشتمل کتاب

شانِ اَہلِ بیت

صفحات: 93



بیانات:

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت

حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عُبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ

اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کے فضائل و برکات، عقیدت و محبت، تعظیم و توقیر، عبادت و ریاضت، سخاوت و اَخلاقِ کریمانہ، خصوصیات و کرامات اور عاشورا کے دِن کے فضائل و اَعمال پر مشتمل کتاب

شانِ اَہلِ بیت

بیانات

خلیفۂ امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

Islamic Research Centre

پہلی اشاعت

عنوان

شانِ اَہلِ بیت

موضوع

سیرت

بیانات

دامت بَرَکاتُہم العالیہ

خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی

ریسرچ ڈِپارٹمنٹ

المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Centre)

صفحات

93

ٹوٹل تعداد

0

جملہ حقوق بحق مکتبۃ المدینہ محفوظ ہیں

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

QR CODE

اِن بیانات کو سننے اور دیکھنے کے لئے نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ خلیفۂ امیرِ اہلِ سنّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک بآسانی رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ — حوالہ نمبر: ۳۱۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "شانِ اَہلِ بیت" پر مجلس تفتیشِ کُتُب ورَسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عبارات، اَخلاقیات، فقہی مَسائل اور عَربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورَسائل (دعوتِ اسلامی)

23-12-2025

UAN:+92211111252692,Ext :1144 .....:+92-313-1139278, Ext :9223
www.dawateislami.net ...www.maktabatulmadinah.com
ilmia@dawateislami.net....feedback@maktabatulmadinah.com

یادداشت

دَورانِ مُطالَعہ ضَرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے، اِن شاءَاللہ عِلم میں ترقی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”فیضانِ اَہلِ بَیتِ اَطہار“ کے 16 حُرُوف کی نِسبت سے
اِس کتاب کو پڑھنے کی 16 نیّتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تَعَوُّذ و (4) تسمیہ سے آغاز کروں گا (اِس صفحے کی اِبتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضائے اِلٰہی کے لئے اوّل تا آخر اِس کتاب کا مُطالعہ کروں گا (6) حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور (7) قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا (8) جہاں اللہ کا نامِ پاک آئے گا وہاں پاک اور (9) جہاں سرکار کا اِسمِ مُبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا (10) حدیثِ پاک: ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنَ الْعِبَادَۃِ وَذِکْرُ الصَّالِحِیْنَ کَفَّارَۃٌ یعنی اَنبیائے کرام کا ذِکر عبادت اور نیک بندوں کا ذِکر (گناہوں کا) کفارہ ہے۔[2] پر عمل کرتے ہوئے اِس کتاب میں سے اَہلِ بَیتِ اَطہار کا ذِکرِ خیر پڑھ کر اور دوسروں کو سنا کر ان کے ذِکرِ خیر سے برکتیں حاصل کروں گا (11) اَہلِ بَیتِ اَطہار کی سیرت و کِردار کے ذَریعے اپنی اِصلاح کرنے کی کوشش کروں گا (12) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی تَرغیب دِلاؤں گا (13) اِس حدیثِ پاک: تَھَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔[3] پر عمل کی نیّت سے (ایک یا حَسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا (14) اِس کتاب کے مُطالعے کا ثواب ساری اُمَّت کو اِیصال کروں گا۔ (15) ذاتی نسخے پر ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا (16) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

---

1 ..... معجم کبیر، 6/185، حدیث: 5942۔ 2 ..... جامع صغیر، ص264، حدیث: 4331۔
3 ..... مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث: 1731۔

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Center)

عالمِ اسلام کی عظیم دِینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو دُرُست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذَریعے اِصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی اِدارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ1424ھ / جولائی2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیرِ اَہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ اِدارہ چھ 6 شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اِضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 126 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2024ء تک اس کے 30 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ و اَہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اِصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رِسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیرِ اَہلِ سنّت (16) شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ ماہنامہ خواتین (18) شعبہ پیغاماتِ عطّار (19) شعبہ دِینی کاموں کی تحریرات (20) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (21) شعبہ بچّوں کی دنیا (22) شعبہ رَسائلِ دعوتِ اسلامی (23) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (24) شعبہ

www.dawateislami.net

رابطہ برائے مصنفین و محققین(25)شعبہ اِنتظامی اُمور(26)شعبہ تنظیمی رَسائل(27)شعبہ جات کورسز کانصاب(28)شعبہ میڈیاکانٹینٹ(29)شعبہ خود کفالت(30)شعبہ لغت۔

المدینۃ العلمیۃ کے اَغراض و مقاصد یہ ہیں:☆باصلاحیت عُلَمائے کرام کو تحقیق، تصنیف وتالیف کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اِضافہ کرنا۔ ☆قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظرِ عام پر لانا۔☆افادۂ خواص وعوام کے لئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طِبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆اَہلِ بیت و صحابۂ کرام اور عُلَما و بزرگانِ دِین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔☆بزرگوں کی کتب ورَسائل جدید منہج واسلوب کے مطابق منظرِ عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات(غیر مطبوع)کتب ورَسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆دِینی و دُنیاوی تعلیمی اِداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے ان کی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! امیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی شفقت وعنایت، تربیت اور عطا کردہ اُصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین واساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دِین واِیمان کی حفاظت کے لئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں، اِداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تاریخ:8ذوالحجۃ الحرام 1445ھ / 15جون 2024ء

www.dawateislami.net

مختصر فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پہلے اِسے پڑھئے	9
2	فضائلِ اَہلِ بیت	10
3	مَحبتِ اَہلِ بیت	17
4	تعظیمِ اَہلِ بیت	24
5	سخاوتِ اَہلِ بیت	32
6	کرامتِ اَہلِ بیت	40
7	عبادتِ اَہلِ بیت	48
8	خصوصیاتِ اَہلِ بیت	56
9	اَخلاقِ اَہلِ بیت	65
10	بُغضِ اَہلِ بیت کا اَنجام	73
11	عاشورا کے دِن کے فضائل واَعمال	81
12	تفصیلی فہرست	90

www.dawateislami.net

پہلے اِسے پڑھئے

ایک مسلمان کو سب سے زیادہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت ہونی چاہیے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (پ2، البقرۃ:165) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔“ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں کوئی اُس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کے والدین، اَولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔[1] اللہ پاک کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کی جائے اور رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے اَہلِ بیت سے محبت کی جائے۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَہْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی اللہ پاک سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور اللہ پاک کی محبّت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اَہلِ بیت سے محبت کرو۔[2] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ، حُبِّ نَبِیِّکُمْ وَحُبِّ اَہْلِ بَیْتِہٖ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ یعنی اپنی اَولاد کو تین اچھی عادتیں سکھاؤ: (1) اپنے نبی کی محبت (2) ان کے اَہلِ بیت کی محبت (3) قرآنِ پاک کی تعلیم۔[3]

پیشِ نظر کتاب میں اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کے فضائل و برکات، عقیدت و محبت، تعظیم وتوقیر، عبادت و ریاضت، سخاوت و اَخلاقِ کریمانہ، خصوصیات و کرامات اور عاشورا کے دِن کے فضائل واَعمال بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب خلیفۂ امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ مولانا الحاج ابو اُسید عُبَید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے مدنی چینل پر ہونے والے سلسلے ”فیضانِ اَہلِ بیت“ میں کیے گئے بیانات کا مجموعہ ہے۔ اِن بیانات کی افادیت کی وجہ سے انہیں کتابی صورت میں مُرتب کیا گیا ہے۔ اِس کتاب کا مُطالعہ کرنے سے جہاں اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی سچی پکی عقیدت و محبت دِل میں بڑھے گی وہاں اِن شاءَ اللہ اِن مبارک ہستیوں کی سیرت و کردار پر چلنے اور اس پر عمل کرنے کا بھی ذہن بنے گا۔

اِس کتاب کو مُرتب کرنے کی سعادت اَبُو الاکرام سید بہرام حسین شاہ عطاری مدنی نے حاصل کی ہے جبکہ تخریج و تفتیش کا کام سید دِلدار حسین شاہ عطاری مدنی نے سرانجام دیا ہے۔ اللہ پاک اِس کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے ہدایت کا ذَریعہ بنائے۔ آمین بجاہِ خاتَمِ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ..... بخاری، 1/17، حدیث: 15۔ 2 ..... ترمذی، 5/434، حدیث: 3814۔ 3 ..... جامع صغیر، ص25، حدیث: 311۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فضائلِ اَہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر شَبِ جمعہ اور روزِ جمعہ 100 بار دُرُود شریف پڑھے اللہ پاک اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے ”فضائلِ اَہلِ بیت“ اَہلِ بَیت اَطہار کے فضائل و کمالات بے شمار ہیں اور بہت سی آیاتِ مبارکہ اور اَحادیثِ طیبہ میں ان کی شان بیان کی گئی ہے۔ قرآنِ مجید کی آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں فضائلِ اَہلِ بیت مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ اللہ پاک قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾

(پ22، الاحزاب:33)

ترجَمۂ کنز العرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا کردے۔

اَہلِ بیت سے مُراد کون؟

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اِس آیتِ مبارکہ میں فرمایا گیا: ”اے نبی کے گھر والو! اللہ تو

1 ..... شعب الایمان للبیہقی، 3/111، حدیث: 3035 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔" یہاں یہ سُوال پیدا ہوتا ہے کہ "گھر والوں" سے مُراد کون ہیں؟ اِس حوالے سے تفسیر خزائنُ العرفان میں ہے: اَہلِ بیت (یعنی گھر والوں) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَزواجِ مُطَہَّرات (یعنی پاک بیویاں) اور حضرتِ خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا اور علی المرتضیٰ اور حسنینِ کریمین (یعنی امام حسن و امام حسین) رضی اللہُ عنہم سب داخل ہیں۔ آیات و اَحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔[1]

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت امام طبری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اے آلِ محمد! اللہ پاک چاہتا ہے کہ تم سے بُری باتوں اور فحش (یعنی گندی) چیزوں کو دُور رکھے اور تمہیں گناہوں کے میل کچیل سے پاک وصاف کر دے۔[2]

اَہلِ بیت جہنم پر حَرام ہیں

صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ اَہلِ بَیتِ کِرام کے فَضائل کا منبع (یعنی سرچشمہ) ہے، اِس سے ان کے اِعزازِ مَآثر (یعنی بُلند مقام) اور عُلو شان (یعنی اُونچی شان) کا اِظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام اَخلاقِ دَنِیّہ (یعنی گھٹیا اَخلاق) و اَحوالِ مَذمومہ (یعنی ناپسندیدہ حالتوں) سے اُن کی تطہیر (یعنی پاکی) فرمائی گئی۔ بعض اَحادیث میں مَروی ہے کہ اَہلِ بیت، نار (یعنی جہنم) پر حَرام ہیں اور یہی اِس تطہیر کا فائدہ اور ثمرہ ہے اور جو چیز ان کے اَحوالِ شریفہ (یعنی شرافت والی حالتوں) کے لائِق نہ ہو اِس سے ان کا پروَردگار انہیں محفوظ رکھتا اور بچاتا ہے۔[3]

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 33، ص780 مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2 ..... تفسیر طبری، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 33، 10/296 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
3 ..... سوانح کربلا، ص82 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں
آیۂ تَطْہِیر سے ظاہر ہے شانِ اَہلِ بیت (ذوقِ نعت)

اَہلِ بَیتِ اَطہار کا جذبۂ اِیثار

اَہلِ بَیتِ اَطہار کی شان و فضیلت پر ایک اور آیتِ مبارکہ مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۝۸ (پ29، الدھر:8)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

یہ آیتِ مبارکہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ، حضرتِ خاتونِ جنَّت فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا اور حضرتِ فِضَّہ رضی اللہُ عنہا کے حق میں نازِل ہوئی۔ اِس کا پسِ منظر کچھ یوں ہے کہ حضراتِ حَسَنَینِ کریمَین رضی اللہُ عنہما بچپن میں ایک بار بیمار ہو گئے تو اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ و حضرتِ بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ فِضَّہ رضی اللہُ عنہما نے ان شہزادوں کی صِحّت یابی کے لیے تین روزوں کی مَنَّت مانی۔ اللہ پاک نے دونوں شہزادوں کو شِفا عطا فرمائی۔ چنانچہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ حضرتِ مولا علی رضی اللہُ عنہ تین صاع جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی تقریباً چار کلو، سو گرام) تینوں دِن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دِن مسکین، ایک دِن یتیم اور ایک دِن قیدی دَروازے پر حاضِر ہو گئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دِن سب روٹیاں ان سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔[1]

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ29، الدھر، تحت الآیۃ:8، ص1073۔

www.dawateislami.net

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے

اِیثار کی فضیلت

سبحانَ اللہ! اِس اِیمان اَفروز حِکایت میں اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم کے جذبۂ اِیثار کا کیا خوب اِظہار ہے! واقعی تین دِن تک صِرف پانی پی کر روزہ رکھ لینا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم اگر ایک روزہ رکھیں تو اِفطار میں ٹھنڈا ٹھنڈا شربت، کباب، سَموسے، میٹھے میٹھے پھل، گرما گرم بریانی اور نہ جانے کیا کیا چاہیے ہوتا ہے! اِس قدر تنگ دستی کے عالَم میں اتنا شاندار اِیثار یہ انہیں کا حصّہ تھا۔ اِیثار کرنے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے! چنانچہ سرورِ ذیشان، محبوبِ رَحمٰن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔[1]

بھوکوں کو کھانا کھلانے کے فضائل

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! ابھی آپ نے اَہلِ بَیتِ اَطہار کے اِیثار کی اِیمان اَفروز حکایت سُنی کہ انہوں نے اپنے لیے تیار کیا گیا کھانا خود نہ کھایا بلکہ بھوکوں کو کھلا دیا۔ یاد رَکھیے! بھوکوں کو کھانا کھلانے کے بے شمار فضائل ہیں۔ آیئے! کھانا کھلانے کی فضیلت پر چار فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کیجئے:

(1) تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے۔[2]

(2) جو اپنے مسلمان بھائی کی بھوک مٹانے کا اِہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے

1 ..... اتحاف السادۃ المتقین، 9/779 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... مسند امام احمد، 9/241، حدیث: 23984 دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادے گا۔[1]

(3) رَحمٰن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔[2]

(4) جو کسی مسلمان کو بھوک میں کھانا کھلا کر سیر کر دے تو اللہ پاک اُسے جنّت میں اُس دَروازے سے داخِل فرمائے گا جس میں سے ایسے ہی لوگ داخِل ہوں گے۔[3]

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ، خاتونِ جنّت حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا اور حضرتِ فِضّہ رضی اللہُ عنہا نے جن حضرات یعنی حسنین کریمین رضی اللہُ عنہما کی صحت کے لئے روزے رکھنے کی مَنّت مانی، آیئے ان کے فضائل مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ؛

حسن و حسین دُنیا میں میرے دو پھول

خاتم المرسلین، رَحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حسن و حسین رضی اللہُ عنہما دُنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[4]

جنّتی نوجوانوں کے سردار

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنی حسن اور حُسین (رضی اللہُ عنہما) جنّتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔[5]

شاندار سواری اور لاجواب سوار

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، اَمیرُ المؤمنین حضرتِ عُمر فارُوقِ اعظم رضی اللہُ عنہ

---

1 ..... مجمع الزوائد، 3/319، حدیث: 4719 دار الفکر بیروت۔ 2 ..... ترمذی، 3/338، حدیث: 1862 دار الفکر بیروت۔
3 ..... معجم کبیر، 20/85، حدیث: 162 دار احیاء التراث العربی بیروت۔ 4 ..... ترمذی، 5/427، حدیث: 3795۔
5 ..... ترمذی، 5/426، حدیث: 3793۔

www.dawateislami.net

رِوایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ امام حَسَن اور حضرتِ امام حُسین رضی اللہُ عنہما کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کندھوں پر سوار دیکھا تو کہا: آپ دونوں کی سواری کیسی شاندار ہے؟ تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اور سوار بھی تو کیسے لاجواب ہیں۔ (1)

حسنینِ کریمین کی محبت

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ یعنی جس نے حسن اور حُسین (رضی اللہُ عنہما) سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے اِن سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ (2)

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آپ نے حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہُ عنہما کے فضائل پر مشتمل اَحادیثِ مُبارکہ مُلاحظہ کیں۔ آیئے! اب پانچ وہ اَحادیثِ مبارکہ مُلاحظہ کیجیے جن میں اَہلِ بَیت اَطہار میں سے کسی خاص فرد کی نہیں بلکہ تمام اَہلِ بَیتِ اَطہار کی اَہمیت وفضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ؛

کتابُ اللہ اور اَہلِ بیت کی اَہمیت

(1) اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے، اللہ پاک کی کتاب اور میری عترت یعنی اَہلِ بیت۔ (3)

(2) خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اُن میں سے پہلی تو اللہ پاک کی کتاب (قرآنِ مجید) ہے جس میں ہدایت ونور ہے۔ تم اللہ پاک کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھامو۔ دوسری میرے اَہلِ بیت

1 ..... مسند بزار، 1/417، حدیث: 293 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... ابن ماجہ، 1/96، حدیث: 143 دار المعرفۃ بیروت۔ 3 ..... ترمذی، 5/433، حدیث: 3811۔

www.dawateislami.net

ہیں، اور تین بار فرمایا: میں تمہیں اپنے اَہلِ بیت کے متعلق اللہ پاک کی یاد دِلاتا ہوں۔[1]

سرکار اور اَہلِ بیت پر دُرُود کی اَہمیت

(3) خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: دُعا رُکی رہتی ہے جب تک محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اور ان کے اَہلِ بیت پر دُرُود نہ پڑھا جائے۔[2]

سب سے پہلے اَہلِ بیت کی شَفاعت

(4) اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَوّل گروہ جس کی میں شَفاعت فرماؤں گا وہ میرے اَہلِ بیت ہیں، پھر مَرتبہ بمرتبہ قریش پھر اَنصار پھر اَہلِ یمن میں سے جو مجھ پر اِیمان لائے اور میرے متبع (یعنی پیروی کرنے والے) ہوئے۔ پھر تمام عرب پھر اَہلِ عجم اور جن کی میں پہلے شَفاعت کروں گا وہ افضل ہیں۔[3]

اَہلِ بیت کی خدمت کا صِلہ

(5) رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو جس کے سبب میں قیامت کے دِن اُس کی شَفاعت کروں اُسے چاہئے کہ میرے اَہلِ بیت کی خدمت کرے اور انہیں خوش کرے۔[4] اللہ پاک اِن مبارک ہستیوں سے ہماری عقیدت و محبت سلامت رکھے اور اس میں مزید اِضافہ فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... مسلم، ص1008، حدیث:6225 دار الکتاب العربی بیروت۔ 2 ..... شعب الایمان للبیہقی، 2/216، حدیث:1576۔
3 ..... معجم کبیر، 12/321، حدیث:13550۔ 4 ..... الشرف المؤبد، ص54 مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَحبتِ اَہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

دوجہاں کے سلطان، سرورِ ذِیشان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نُور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اس کے 80 سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَہلِ بَیْت کو پیارے آقا سے نسبت

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے "محبتِ اَہلِ بیت" اِنسان کو جس سے محبت ہوتی ہے اُس سے تعلق رکھنے والی تمام چیزوں سے بھی اسے محبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچی محبت رکھنے والے آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کو دِل و جان سے محبوب رکھتے ہیں۔ چونکہ اَہلِ بَیْتِ اَطہار کو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نسب کے حوالے سے خصوصی نسبت حاصل ہے لہٰذا صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم ہوں یا دِیگر بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم بلکہ جو بھی سچے پکے مسلمان ہیں وہ اَلحمدُ لِلّٰہ اَہلِ بَیْتِ اَطہار سے خوب عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اَہلِ بَیْتِ اَطہار سے محبت اِس لیے بھی ضَروری ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بہت سی اَحادیثِ مُبارکہ میں اپنے اَہلِ بَیت کی اَہمیت و فضیلت کو

1 ..... جامع صغیر، ص320، حدیث: 5191 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

بیان فرمایا ہے اور اپنی اُمَّت کو ان سے محبت کرنے کی ترغیب بھی دِلائی ہے۔ آیئے! مَحبتِ اَہلِ بیت پر مشتمل چند اَحادیثِ مُبارکہ مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ؛

اَہلِ بیت سے محبت کرو

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ بِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ یعنی اللہ پاک سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے روزی دیتا ہے اور اللہ پاک کی محبت کے لیے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لیے میرے اَہلِ بیت سے محبت کرو۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اللہ کریم کی محبت حاصل کرنے کے لئے مجھ سے محبت کرو کیونکہ میں اللہ پاک کا محبوب ہوں، محبوب کا محبوب خود اپنا محبوب ہوتا ہے، میری محبت حاصل کرنے کے لئے میرے گھر والوں، اَولادِ پاک، اَزواجِ مطہرات (رضی اللہُ عنہم) سے محبت کرو کیونکہ وہ میرے محبوب ہیں۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اِن محبتوں میں ترتیب یہ ہے کہ اَہلِ بیت کی محبت زِینہ ہے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی محبت کا اور حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی محبت ذَریعہ ہے رَب کی محبت کا۔[2]

صحابہ کا گدا ہوں اور اَہلِ بیت کا خادِم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یارسولَ اللہ (وسائلِ بخشش)

اپنی اَولاد کو تین اچھی عادتیں سکھاؤ

اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اپنی اَولاد کو تین اچھی عادتیں

1 ترمذی، 5/434، حدیث: 3814۔
2 مراٰۃ المناجیح، 8/493 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

www.dawateislami.net

سکھاؤ: (1) اپنے نبی کی محبت (2) ان کے اَہلِ بیت کی محبت (3) قرآنِ پاک کی تعلیم۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اپنے بچوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دِلوانے کے ساتھ ساتھ وَقتاً فوقتاً پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرتِ مبارکہ کے واقعات سنایئے، اَہلِ بَیتِ اَطہار کے فضائل بتایئے۔ اِسی طرح ان کے سامنے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی شان بھی بیان کیجئے اِن شاءَ اللہ دیکھتے ہی دیکھتے بچوں کے دِلوں میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور آپ کے اَہلِ بیت کی محبت بڑھتی چلی جائے گی اور وہ عاشقِ رسول ہونے کے ساتھ ساتھ عاشقِ صحابہ و اَہلِ بَیت بن جائیں گے۔ صحابۂ کرام اور اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی محبت سے متعلق ایک اِیمان اَفروز حکایت مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ؛

صحابہ و اَہلِ بَیت سے مَحبَّت کا بدلہ

حضرتِ بِشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک بار خواب میں تشریف لا کر مجھ سے اِرشاد فرمایا: اے بِشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پاک نے تمہیں اپنے زمانے کے اَولیا سے بلند مَرتبہ کیوں عطا فرمایا؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں نہیں جانتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: تم میری سُنَّت پر عمل کرتے ہو اور نیک لوگوں کی خدمت کرتے ہو اور اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی (یعنی انہیں نصیحت) کرتے ہو اور میرے صحابہ و اَہلِ بَیت (رضی اللہُ عنہم) سے مَحبَّت کرتے ہو۔ یہی سبب ہے کہ جس نے تمہیں نیک لوگوں کی منزل تک پہنچادیا ہے۔[2] اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اَہلِ بَیت کی محبت کو لازِم پکڑ لو

سرورِ ذِیشان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: ہمارے

1 ..... جامع صغیر، ص25، حدیث: 311۔ 2 ..... رسالہ قشیریہ، ص31 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

اَہلِ بیت کی محبت کو لازِم پکڑ لو کیونکہ جو اللہ پاک سے اِس حال میں ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے تو اللہ پاک اُسے میری شَفاعت کے سبب جنَّت میں داخِل فرمائے گا اور اُس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی بندے کو اُس کا عمل اُسی صورت میں فائدہ دے گا جب کہ وہ ہمارا (یعنی میرا اور میرے اَہلِ بَیت کا) حق پہچانے۔[1]

پنج تن پاک سے محبت کا اِنعام

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی المرتضٰی، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ رِوایت فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حسن و حسین (رضی اللہُ عنہما) کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیَ فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی جس نے مجھ سے، اِن دونوں (یعنی حسن و حسین) سے اور ان کے والدین (حضرتِ علی المرتضٰی اور بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہما) سے محبت کی وہ قیامت کے دِن میرے دَرجے میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! ابھی آپ نے اَہلِ بَیتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی محبت سے متعلق چند اَحادیثِ مبارکہ مُلاحظہ کیں۔ اِس طرح کے فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمارے صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم اور بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کے پیشِ نظر تھے اِس لیے وہ دِل وجان سے اَہلِ بَیتِ اَطہار سے محبت کیا کرتے تھے اور انہوں نے عملی طور پر بے شمار مواقع پر اِس کا اِظہار بھی کیا۔ آیئے اِس کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ؛

حضرتِ صِدّیقِ اکبر کی اَہلِ بَیت سے محبت

ایک بار مسلمانوں کے پہلے خلیفہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ کے سامنے اَہلِ بَیت کا ذِکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رِشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک

1 ..... معجم اوسط، 1/606، حدیث: 2230 دار الفکر بیروت۔ 2 ..... ترمذی، 5/410، حدیث: 3754۔

www.dawateislami.net

کرنا مجھے اپنے رِشتہ داروں سے صِلۂ رحمی کرنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے۔[1]

امام حَسَن کو کندھے پر بٹھایا

حضرتِ عُقبہ بن حارِث رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ نے ہمیں عَصر کی نَماز پڑھائی، پھر آپ اور حضرتِ عَلِیُّ المُرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کھڑے ہو کر چل دیئے، راستے میں حضرتِ حَسَن کو بچّوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ نے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھا لیا اور فرمایا: میرے ماں باپ قربان! حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہم شکل ہو، حضرتِ علی کے نہیں۔ اس وقت حضرتِ عَلِیُّ المُرتضیٰ رضی اللہُ عنہ مُسکرا رہے تھے۔[2]

فاروقِ اعظم کی مولا مشکل کُشا سے محبت

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ جہاں دِیگر بہترین اَوصاف کے مالِک تھے وہیں آپ کی اَہلِ بَیتِ اَطہار سے عقیدت و محبت بھی مثالی تھی۔ چنانچہ ایک بار مولا مشکل کشا، علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ ایک ایسی مجلس میں تشریف لائے جہاں حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ جلوہ فرما تھے۔ جیسے ہی فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے انہیں دیکھا تو سِمٹ گئے اور عاجزی کرتے ہوئے ان کے لئے جگہ بنا دی۔ مجلس کے اِختتام پر جب مولا علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ تشریف لے گئے تو کچھ لوگوں نے عرض کیا: یا اَمیرَ المؤمنین! آپ کا مولا علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا جیسا اَنداز ہے ایسا کسی اور کے ساتھ نہیں ہے۔ یہ سُن کر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے

1 ..... بخاری، 2/538، حدیث: 3712 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... سنن کبریٰ للنسائی، 5/48، حدیث: 8161 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا: مجھے علی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ اس حُسنِ سُلوک سے کون سی چیز روک سکتی ہے۔ اللہ پاک کی قسم! بے شک یہ میرے مولا ہیں اور ہر مؤمن کے مولا ہیں۔[1]

حَسنینِ کریمین سے عقیدت و محبت

حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں وَظائف مقرر کرنے کے لئے اپنے اَصحاب سے مشورہ لیا کہ سب سے پہلے کس کا وَظیفہ مقرر کیا جائے؟ سب کہنے لگے: یااَمیرَ المؤمنین! سب سے پہلے آپ اپنا وَظیفہ مقرر کریں مگر آپ نے ساداتِ کرام سے آغاز کیا اور حضرتِ امامِ حسن اور امامِ حسین رضی اللہُ عنہما کے لئے پانچ پانچ سو درہم وَظیفہ مقرر کیا۔[2]

عثمانِ غنی کی اَہلِ بَیت سے محبت

حضرتِ محمد بن سیرین رحمۃُ اللہِ علیہ سے رِوایت ہے کہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے نکاح فرمایا تو حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کو دعوت کا پیغام بھیجا۔ جب حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ تشریف لائے تو عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے انہیں چارپائی پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: میں تو روزے سے ہوں، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ مجھے آج دعوت پر بلائیں گے تو میں روزہ نہ رکھتا۔ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ہم تمہارے ساتھ وہی کرتے ہیں جو روزہ دار کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ عرض کی: ”روزہ دار کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے؟ فرمایا: اُسے سُرمہ اور خوشبو لگائی جاتی ہے۔ پھر عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ نے سُرمہ اور خوشبو منگائی اور حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کو سُرمہ و خوشبو لگائی گئی۔[3] سبحانَ اللہ!

---

1 ..... تاریخ ابن عساکر، 42/235 دار الفکر بیروت۔ 2 ..... ریاض النضرۃ، جز:2، 1/341 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
3 ..... تاریخ مدینہ لابن شبہ، جز:3، 2/984 دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کا حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کو نکاح کی دعوت پر بلانا، انہیں اپنے ساتھ بٹھانا اور حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کا دعوت کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کا کہنا اور دِیگر باتیں دونوں کی ایک دوسرے سے قلبی اُلفت و محبت پر دَلالت کرتی ہیں۔

عبد اللہ بن مسعود کی اَہلِ بَیْت سے محبت

حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: آلِ رسول کی ایک دِن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (1)

ابو ہریرہ کی اَہلِ بَیْت سے محبت

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کو دیکھتا ہوں تو فَرطِ مَحبّت میں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ (2)

اے عاشقانِ اَہلِ بَیْت! آپ نے اَہلِ بَیْتِ اَطہار رضی اللہُ عنہم کی محبت پر مشتمل صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم کے فرامین مُلاحظہ کیے کہ صحابۂ کِرام رضی اللہُ عنہم اَہلِ بَیْتِ اَطہار کے ساتھ کیسی عقیدت و محبت رکھتے تھے اور ان کے آپس میں کیسے خوش گوار تعلقات تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی اَہلِ بَیْت اَطہار کی سچی پکی محبت نصیب فرمائے اور بروزِ قیامت اَہلِ بَیْتِ اَطہار کے غُلاموں میں اُٹھائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... مسند الفردوس، 2/142، حدیث: 2721 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ..... مسند امام احمد، 3/632، حدیث: 10893۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعظیمِ اَہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظیمُ الشّان جنّتی محل

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! آج ہمارا موضوع ہے "تعظیمِ اَہلِ بیت" دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کِتاب "مُکاشَفَۃُ الْقُلُوْب" صَفْحہ 471 تا 472 پر ہے: سادات کے کھاتے پیتے گھرانوں میں سے ایک گھر میں سَیِّد زادیاں رہتی تھیں، اللہ پاک کا کرنا ایسا ہوا کہ اُن کے والِد کا اِنتقال ہو گیا، وہ کم سِن جانیں یتیم اور فقر و فاقہ کا شِکار ہو گئیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے شَرْم کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑ دیا، وَطن سے نکل کر کسی شہر کی وِیران مسجد میں ٹھہر گئیں، اُن کی ماں نے اُنہیں وہیں بٹھایا اور خود کھانا لینے کے لئے باہر نکل گئی۔ چُنانچہ وہ شہر کے ایک امیر شخص کے پاس پہنچی جو مسلمان تھا، اُس نے اسے اپنی ساری آپ بیتی (یعنی اپنی کہانی) سُنائی مگر وہ نہ مانا اور کہنے لگا: تم ایسے گواہ لاؤ جو تمہارے بیان کی تَصدیق کریں تب میں تمہاری مدد کروں گا۔ وہ عورت یہ کہہ کر وہاں سے چل دی کہ میں

1 ..... معجم اوسط، 5/252، حدیث: 7235۔

www.dawateislami.net

غَرِیْبُ الْوَطَن (یعنی وَطَن سے دور) ہوں، گواہ کہاں سے لاؤں؟ پھر وہ ایک غیر مسلِم کے پاس آئی اور اُسے اپنی کہانی سُنائی۔ چُنانچہ اُس نے اُس کی باتوں کو صحیح سمجھ کر اپنے یہاں کی ایک عورت کو بھیجا جو اسے اور اُس کی بیٹیوں کو اس شخص کے گھر لے آئی۔ اُس شخص نے اُن کی عزّت اور اِحترام میں کوئی کمی نہ کی۔ جب آدھی رات گزر گئی تو اُس مسلمان اَمیر نے خواب میں دیکھا کہ قِیامت قائم ہوگئی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے سَر مُبارَک پر حَمْد کا جھنڈا باندھا ہے اور ایک عظیمُ الشّان محل کے قریب کھڑے ہیں، اُس اَمیر نے آگے بڑھ کر پوچھا: یارَسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ محل کس کا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان مَرد کے لئے ہے۔ امیر نے کہا: میں اللہ پاک کو ایک ماننے والا مسلمان ہوں۔ حُضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا: تم اِس بات کے گواہ لاؤ کہ واقعی تم مسلمان ہو۔ وہ بہت پریشان ہوا تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُسے اُس سَیِّدہ عورت کی بات یاد دِلائی جس سے اُس نے گواہ مانگے تھے۔ اس خواب کے بعد وہ شدید غمگین اور پریشان ہو گیا۔ وہ اُس سَیِّدہ عورت اور اُن کی بچیوں کی تلاش میں نکل پڑا، تلاش کرتے کرتے اُس غیر مسلم کے گھر جا پہنچا اور اُس سے کہا کہ سَیِّد زادی اور اُس کی بچیوں کو مجھے دے دو مگر اُس نے اِنکار کر دیا اور بولا: میں نے اِن کے سبب عظیم بَرَکتیں پائی ہیں۔ امیر نے کہا: مجھ سے ہزار (1000) دِینار (یعنی سونے کے سِکّے) لے لو اور اِنہیں میرے حوالے کر دو لیکن اُس نے پھر بھی اِنکار کر دیا۔ تب اُس اَمیر کے دِل میں اُسے تنگ کرنے کا خیال آیا۔ وہ غیر مسلم اُس کی بُری نِیَّت دیکھ کر بولا: جو تم چاہتے ہو میں اُن کا تم سے زیادہ حقدار ہوں اور تُو نے خواب میں جو محل دیکھا ہے وہ میرے لئے بنایا گیا ہے، کیا تجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے؟ اللہ پاک کی قسم! میں اور میرے

www.dawateislami.net

گھر والے اُس وَقت تک نہیں سوئے جب تک کہ ہم سب اُس سَیِّدہ کے ہاتھ پر اِسلام نہیں لائے۔ میں نے بھی تیری طرح خواب میں رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارَت کی ہے اور آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا سَیِّدزادی اور اُس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے عَرض کی: جی ہاں! یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ محل تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔ امیر مسلمان یہ بات سُنتے ہی واپس لوٹ گیا اور اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ وہ کس شدید غم اور پریشانی کے ساتھ واپس ہوا ہو گا۔ (1)

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! دیکھا آپ نے کہ ساداتِ کِرام کے دُکھ دَرد کو مَحسوس کرنا اور اُن کی خِدمت بجالانا کیسا مُبارَک عمل ہے کہ اَوْلادِ رَسُول کی خِدمت کی بَرَکت سے اللہ پاک نے ایک غیر مسلِم کو نہ صِرف دَولتِ اِیمان بلکہ جنّتی مَحل سے بھی سَرفَراز فرما دیا، ذرا سوچئے کہ جب غیر مُسلِم تعظیمِ سادات اور اُن کی خیر خواہی کے سبب نُورِ اِسلام سے فیض یاب ہو کر جنّتی محل کے حَق دار قرار پا رہے ہیں تو جو مسلمان اُن کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے گا اور خُوش دِلی کے ساتھ اُن کی حاجت رَوائی کی سَعادت پائے گا تو اُس خوش نصیب کو رَبِّ کائنات کیسے کیسے اِنعام و اِکرام سے نوازے گا لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ساداتِ کِرام کی اَہمیت و فضیلت کو سمجھیں اور ان کا خوب اَدب و اِحترام اور خیر خواہی کرنے والے بن جائیں۔

سیِّد سُنّی المذہب کی تعظیم لازِم ہے

ساداتِ کِرام کی تعظیم سے متعلق اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اِرشاد فرماتے ہیں: سیِّد سُنّی المذہب کی تعظیم لازِم ہے اگرچہ اس

1 ..... مکاشفۃ القلوب، ص231، 232 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

کے اَعمال کیسے ہی ہوں، اُن اَعمال کے سبب اُس سے تنفر نہ کیا جائے (یعنی نفرت نہ کی جائے)، نَفسِ اَعمال سے تنفر (یعنی فقط اس کی بُرائیوں سے نفرت) ہو۔ ساداتِ کرام کی اِنتہائے نَسب حُضُور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر ہے، (یعنی ان کے جدِّ اعلیٰ تو حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں) اِس فَضلِ اِنتِساب (یعنی اِس نسبت کی فضیلت) کی تعظیم (عام مسلمان تو کیا) ہر مُتّقی پر (بھی) فرض ہے (کیوں) کہ وہ اس (سیّد صاحب) کی تعظیم نہیں (بلکہ خود) حُضُورِ اَقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم ہے۔ (1)

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! پتا چلا اگر سید سنی المذہب عملی اِعتبار سے کمزور ہو تب بھی اس کی تعظیم کی جائے اور اس کے بُرے اَعمال کے سبب اس سے نفرت یا اس کی توہین نہ کی جائے۔ اِس بارے میں ایک حکایت ملاحظہ کیجئے اور ساداتِ کرام کی توہین سے بچتے ہوئے ان کا اَدب واِحترام بجالایئے۔ چنانچہ؛

عبد اللہ بن مبارک اور ایک سید زادے

ایک بار حضرتِ عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ کہیں تشریف لیے جارہے تھے کہ ایک نادار سیّد زادے نے کہا: آپ کا تو خوب ٹھاٹھ ہے (یعنی آپ کے بڑے مزے ہیں) اور میں سیّد زادہ ہونے کے باوجود کم مَرتبہ ہوں۔ اِس پر عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِرشاد فرمایا: آپ کے نانا جان بے شک سُلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں جبکہ میرے باپ دادا کا کوئی مقام نہیں تھا۔ میں نے آپ کے نانا جان، سرورِ ذِیشان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیروی کی اور عزّت پائی مگر آپ میرے باپ دادا کی پیروی کرکے رُسوا ہوگئے۔ اُسی رات حضرتِ عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ نے خواب میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 22/423 ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

www.dawateislami.net

کی زِیارت کی۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ناراض پا کر ہوش اُڑ گئے، گھبرا کر ناراض ہونے کا سبب پوچھا، اِرشاد ہوا: ”تو نے میری اَولاد کی عیب پوشی کیوں نہیں کی؟“ چُنانچِہ صُبح بیدار ہو کر عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ اُس سیِّد زادے کی تلاش میں نکل پڑے، اُدھر ان سیِّد زادے نے بھی رات خواب میں اپنے ناناجان، رَحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زِیارت کی سعادت حاصل کی۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرما رہے تھے: ”اگر تیرے اَعمال دُرُست ہوتے تو ”عبد اللہ“ تیری توہین کیوں کرتا۔“ چُنانچِہ سیِّد صاحِب بھی صُبح بیدار ہو کر عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ کی تلاش میں نکل پڑے تھے۔ ایک مقام پر دونوں حضرات کی اِتفاقاً مُلاقات ہو گئی، دونوں نے اپنے اپنے خواب سنائے اور ایک دوسرے سے مُعافی چاہی۔ وہ سیِّد صاحِب بھی توبہ کر کے سُنّتوں بھری زندگی گزارنے پر کمربستہ ہو گئے۔ (1)

بَہَر حال ہمیں ساداتِ کرام کا اَدب واِحترام کرتے ہوئے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا ہی مُظاہرہ کرنا چاہیے، اِس کی برکت سے اِن شاءَ اللہ دُنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

صحابۂ کرام اور تعظیمِ اَہلِ بیت

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! صَحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم جو خود بھی بڑی عظمت و شان کے مالِک تھے، وہ اَہلِ بَیتِ اَطہار کی کیسی تعظیم کیا کرتے تھے اور اپنے قول و فعل سے کس طرح اِس کا اِظہار بھی فرمایا کرتے تھے! آیئے اس کی چند جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ؛

صَحابۂ کرام کا حضرتِ عبّاس کی تعظیم و توقیر کرنا

صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم حضرتِ عباس رضی اللہُ عنہ کی تعظیم و توقیر بجالاتے، آپ کے

1 ..... تذکرۃ الاولیاء، 1/170 انتشارات گنجینہ تہران۔

www.dawateislami.net

لئے کھڑے ہو جاتے، آپ کے ہاتھ پاؤں چومتے، مُشاوَرت کرتے اور آپ کی رائے کو ترجیح دیتے تھے۔[1]

حضرتِ عباس رضی اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو حضرتِ ابو بکر صِدّیق رضی اللہُ عنہ بطورِ اِحترام آپ کے لئے اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔[2]

حضرتِ عباس رضی اللہُ عنہ کہیں پیدل جا رہے ہوتے اور حضرتِ عمر فاروق اور حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہما حالتِ سواری میں حضرتِ عباس رضی اللہُ عنہ کے پاس سے گزرتے تو بطورِ تعظیم سواری سے نیچے اُتر جاتے یہاں تک کہ حضرتِ عباس رضی اللہُ عنہ وہاں سے گزر جاتے۔[3]

حضرتِ عبد اللہ بن عباس کی تعظیم

نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچازاد بھائی حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے ایک بار حضرتِ زید بن ثابت رضی اللہُ عنہ کے گھوڑے کی رِکاب پکڑ لی تو انہوں نے فرمایا: اے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا کے بیٹے! یہ کیا ہے؟ یعنی آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ حضرتِ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما نے کہا: ہمیں عُلَما و اکابرین کے ساتھ اسی طرح پیش آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس پر حضرتِ زید بن ثابت اَنصاری رضی اللہُ عنہ نے حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا: ہمیں یہی حکم ہے کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَہلِ بَیْت کے ساتھ ایسا ہی کریں۔[4]

1 ..... تہذیب الاسماء، 1/244 دار الفکر بیروت، تاریخ ابن عساکر، 26/372 ملتقطاً۔

2 ..... معجم کبیر، 10/285، حدیث: 10675۔

3 ..... الاستیعاب، 2/360 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

4 ..... تاریخ ابن عساکر، 19/326۔

www.dawateislami.net

بزرگانِ دِین اور ساداتِ کرام کا اَدب

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کی طرح ہمارے بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم بھی ساداتِ کرام کی خوب تعظیم کیا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ چنانچہ؛

عمر بن عبد العزیز اور سید زادے کا اَدب

ایک سیّد زادے جب حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس کسی کام سے تشریف لائے تو اِس موقع پر آپ نے سیّد زادے سے عرض کی: اگر آپ کو مجھ سے کوئی حاجت ہو تو کسی کے ہاتھ پیغام بھیج دیا کریں یا مجھے خط لکھ دیا کریں کیونکہ میں اس بارے میں اللہ پاک سے حیا کرتا ہوں کہ آپ میرے دَروازے پر آئیں۔[1]

اپنی خوشی پر سادات کی خوشی کو ترجیح دیں

حضرتِ علی خواص رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بعض اَہلِ عِلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ساداتِ کرام اگرچہ نسب (یعنی نسل) میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کتنے ہی دُور ہوں، اُن کا ہم پر حق ہے کہ اپنی خواہشوں پر اُن کی رِضا کو مُقدَّم کریں (یعنی ان کی خوشی کو اپنی خوشی پر ترجیح دیں) اور اُن کی بھرپور تعظیم کریں اور جب یہ حضرات (یعنی سیّد صاحبان) زمین پر تشریف فرما ہوں تو اُونچی نِشَست (یعنی کرسی یا صوفے وغیرہ) پر نہ بیٹھیں۔[2]

ساداتِ کِرام کی تعظیم سے متعلق چند مدنی پھول

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! آیئے! ساداتِ کرام کی تعظیم سے متعلق چند مدنی پھول مُلاحظہ کیجیے:

1 ..... مکاشفۃ القلوب، ص220 بتغیر قلیل۔

2 ..... نور الابصار، ص129 شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی اولادہ بمصر 1948۔

www.dawateislami.net

(1) ساداتِ کِرام کی تعظیم فرض ہے اور اُن کی توہین حرام۔ جبکہ سیّد کی بطورِ سیّد یعنی وہ سیّد ہے اِس لئے توہین کرنا کُفر ہے۔[1]

(2) ساداتِ کِرام کی تعظیم و تکریم کی اَصل وجہ یہی ہے کہ یہ حضرات رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسمِ اَطہر کا ٹکڑا ہیں۔[2]

(3) اللہ پاک کی رَحمت بن کر دُنیا میں تشریف لانے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر میں سے یہ بھی ہے کہ وہ تمام چیزیں جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نسبت رکھتی ہیں ان کی تعظیم کی جائے۔

(4) تعظیم کے لیے نہ یقین دَرکار ہے اور نہ ہی کسی خاص ثبوت کی حاجت لہٰذا جو لوگ سادات کہلاتے ہیں ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔

(5) جو واقع میں سیّد نہ ہو اور دِیدہ و دَانستہ (یعنی جان بوجھ کر) سَیِّد بنتا ہو وہ ملعون (یعنی لعنت کیا گیا) ہے، نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔[3]

(6) سادات کی تعظیم ہماری شفاعت فرمانے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعظیم ہے۔

(7) ساداتِ کرام کو ایسے کام پر ملازِم رکھا جا سکتا ہے جس میں ذِلَّت نہ پائی جاتی ہو البتہ ذِلَّت والے کاموں میں انہیں ملازِم رکھنا جائز نہیں۔[4]

اللہ پاک ہمیں ساداتِ کرام کا خوب اَدب و اِحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... فتاویٰ رضویہ، 22/420۔ 2 ..... حیات اعلیٰ حضرت، 1/179 ماخوذاً مکتبۃ المدینہ کراچی۔
3 ..... فتاویٰ رضویہ، 23/198۔ 4 ..... فتاویٰ رضویہ، 22/568۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سخاوتِ اَہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، اَمیرُ المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، عَلِیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ اللہ پاک نے جَنَّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکھن سے نَرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبودار ہے۔ اس دَرَخت کی شاخیں تَر موتیوں کی، تَنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں، اس دَرَخت کا پھل صِرف وہی کھا سکے گا جو محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اَہلِ بَیْت! آج ہمارا موضوع ہے ”سخاوتِ اَہلِ بَیْت“ آیئے! پہلے سخاوت اور بخل کی تعریفات مُلاحظہ کیجئے تاکہ سخاوت اور بخل کا معنیٰ و مفہوم واضح ہو جائے اور ہم بخل سے بچنے اور سخاوت کرنے کی کوشش کریں۔

سخاوت کی تعریف

حضرتِ امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ جُود و سخاوت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فضول خرچی اور کنجوسی نیز کشادگی اور تنگی کی دَرمیانی راہ کا نام جُود و سخا ہے۔ (2)

1 .....الحاوی للفتاوی، 2/48 دار الفکر بیروت۔
2 .....احیاء العلوم، 3/320 دار صادر بیروت۔

www.dawateislami.net

معلوم ہوا کہ سخاوت کے لیے اِعتدال یعنی دَرمیانی راہ اِختیار کرنا ضَروری ہے یعنی نہ اتنا مال خرچ کیا جائے کہ فضول خرچی کہلائے اور نہ اتنا روکا جائے کہ کنجوسی اور بخل کے زُمرے میں آئے۔

بخل کی تعریف

بخل یعنی کنجوسی کی تعریف یہ ہے کہ جہاں شَرعاً یا عُرف وعادت کے اِعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ صدقۂ فطر وغیرہ میں خرچ کرنا شَرعاً واجب ہے اور دوست اَحباب، عزیز رِشتہ داروں پر خرچ کرنا عُرف وعادت کے اِعتبار سے واجب ہے۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! آیئے! اب بخل کی مذمت اور سخاوت کے چند فضائل ملاحظہ کیجئے تاکہ بخل وکنجوسی سے بچنے اور سخاوت کرنے کا ذہن بنے۔

بخل کی مذمت

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: آدمی کی دو عادتیں بُری ہیں: (1) بخیلی جو رُلانے والی ہے (2) بزدلی جو ذَلیل کرنے والی ہے۔[2]

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بخیل اللہ پاک سے دور ہے، جنّت سے اور آدمیوں سے دور ہے جبکہ جہنم سے قریب ہے۔[3]

---

1 ..... احیاء العلوم، 3/320۔

2 ..... ابوداؤد، 3/18، حدیث: 2511 دار احیاء التراث العربی بیروت۔

3 ..... ترمذی، 3/387، حدیث: 1968۔

www.dawateislami.net

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بخل جہنم میں ایک دَرخت ہے، جو بخیل ہے اُس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے، وہ ٹہنی اُسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔ (1)

بخل کا علمی اور عملی علاج

بخل کا علاج یوں ممکن ہے کہ بخل کے اَسباب پر غور کرکے انہیں دور کرنے کی کوشش کرے، جیسے بخل کا بہت بڑا سبب مال کی محبت ہے، مال سے محبت نفسانی خواہش اور لمبی عمر تک زندہ رہنے کی اُمید کی وجہ سے ہوتی ہے، اسے قناعت اور صبر کے ذَریعے اور بکثرت موت کی یاد اور دُنیا سے جانے والوں کے حالات پر غور کرکے دور کرے۔ یونہی بخل کی مذمت اور سخاوت کی فضیلت، حُبِّ مال کی آفات پر مشتمل رِوایات اور حکایات کا مُطالعہ کر کے غور و فکر کرنا بھی اِس مُہلِک مَرض سے نجات حاصل کرنے میں مُعاوِن ثابِت ہو گا۔ (2)

سخاوت کے فضائل

آیئے! اب سخاوت کے چند فضائل مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ؛

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: سخی اللہ پاک سے قریب، جنَّت سے قریب، لوگوں سے قریب اور دوزخ سے دور ہے جبکہ بخیل اللہ پاک سے دُور، جنَّت سے دُور، لوگوں سے دُور اور دوزخ سے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ پاک کو عبادت گزار بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔ (3)

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: سخاوت جنَّت

1 ..... شعب الایمان للبیہقی، 7/435، حدیث: 10877۔
2 ..... کیمیائے سعادت، 2/650 اِنتشارات گنجینہ تہران۔
3 ..... ترمذی، 3/387، حدیث: 1968۔

www.dawateislami.net

میں ایک دَرخت ہے جو سخی ہوا اُس نے اُس دَرخت کی شاخ پکڑ لی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ اسے جنَّت میں داخل کر دے۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بَیْت! اَہلِ بَیْتِ اَطہار جہاں تقویٰ و پرہیز گاری، خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ، عاجزی و اِنکساری، حِلم و بُردباری، شجاعت و بہادری اور دِیگر عمدہ و اعلیٰ صفات میں اپنی مثال آپ تھے وہاں راہِ خدا میں مال خرچ کرنے، غریبوں و مسکینوں کے کام آنے اور خوب سخاوت و اِیثار سے کام لینے میں بھی آئیڈیل تھے۔ اَہلِ بَیْتِ اَطہار نے سخاوت و اِیثار کی ایسی مثالیں قائم کیں جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں اور انہیں پڑھنے اور سننے سے سخاوت و اِیثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اللہ پاک کی رضا پانے، ثوابِ آخرت کمانے، سخاوت و اِیثار کا جذبہ بڑھانے کی نیت سے اِیثار و سخاوت پر مشتمل اَہلِ بَیْتِ اَطہار کے چند واقعات مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ؛

مولا علی کی شانِ سخاوت

اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

(پ3، البقرۃ:274)

ترجَمۂ کنزالعرفان: وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ ”تفسیر خزائنُ العِرفان“ میں فرماتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ یہ

1 ..... شعب الایمان للبیہقی، 7/435، حدیث: 10877۔

www.dawateislami.net

آیت حضرتِ عَلِیُّ المُرتَضٰی رضی اللہُ عنہ کے حق میں نازِل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فَقَط چار درہم (چاندی کے سِکّے) تھے اور کچھ نہ تھا آپ نے اُن چاروں کو خیرات کر دیا۔ ایک رات میں، ایک دِن میں، ایک کو پوشیدہ (یعنی چُھپا کر) اور ایک کو ظاہِر۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک کے نیک بندوں کی کیا شان ہے! وہ مال و دولت جمع کرنے کے بجائے اِخلاص کے ساتھ خیرات کرنا پسند فرماتے ہیں۔ پیکرِ جُود و سخا، مولا مشکل کُشا، حضرتِ عَلِیُّ المُرتَضٰی رضی اللہُ عنہ کے پاس چار دِرہم تھے وہ سب راہِ خدا میں اِس طرح خیرات کئے کہ ایک دِن کو، ایک رات کو، ایک پوشیدہ اور ایک ظاہِر کہ معلوم نہیں کون سا دِرہم راہِ خدا میں زیادہ قبولیّت کا شرف پا کر رَحمتوں اور برکتوں کی لازوال دولت میں مزید اِضافے کا سبب بن جائے۔ دوسری طرف ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کبھی صَدقہ و خیرات کرنے کی ہمّت کر بھی لیں تو کہاں رضائے الٰہی کی نیّت! کیسا اِخلاص اور کہاں کی لِلّٰہِیَّت! بس کسی طرح لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جناب نے آج اتنے روپے خیرات کر ڈالے ہیں! جب تک ہمارے صدقہ و خیرات کو شُہرت نہ مل جائے قرار نہیں آتا۔ اللہ پاک ہمیں مولا علی مشکل کشا، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے صدقے اِخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! ابھی آپ نے مولا علی رضی اللہُ عنہ کی شانِ سخاوت ملاحظہ کی۔ اب آیئے آپ کے دو شہزادوں یعنی حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہُ عنہما کی شانِ سخاوت کے واقعات بھی مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ؛

1 ..... تفسیر خزائن العرفان، پ3، البقرۃ، تحت الآیۃ:274، ص96۔

www.dawateislami.net

حضرتِ امام حسن کی شانِ سخاوت

راکبِ دوشِ مصطفےٰ، سیِّدُ الْاَسْخِیا حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ آپ نے دو بار اپنے گھر کا سارا اور تین بار آدھا مال و اَسباب راہِ خدا میں خرچ فرمایا۔[1]

دس ہزار درہم سے نواز دیا

حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کے پہلو میں بیٹھ کر ایک آدمی ایک بار اللہ پاک سے دس ہزار درہم کا سُوال کر رہا تھا، جیسے ہی آپ نے اس حاجت مند کی یہ دُعا سنی تو فوراً اپنے گھر تشریف لائے اور اس شخص کے لئے 10 ہزار درہم بھجوا دیئے۔[2]

ہاتھوں ہاتھ ضَرورت پوری کر دی

حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضر ہو کر تحریری دَرخواست پیش کی۔ آپ نے بغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضَرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی: اے نواسۂ رسول رضی اللہُ عنہ! آپ نے اس کی دَرخواست پڑھ کر جواب دیا ہوتا۔ اِرشاد فرمایا: جب تک میں اس کی دَرخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذِلَّت کی حالت میں کھڑا رہتا پھر اگر اللہ پاک مجھ سے پوچھتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذَلیل کیا؟ تو میں کیا جواب دیتا؟[3]

حضرتِ امام حسین کی شانِ سخاوت

نواسۂ رسول، امامِ عالی مقام حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے پاس اُن کی زَوجہ یہ

1 ..... حلیۃ الاولیاء، 2/47، رقم: 1434 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... تاریخ ابن عساکر، 13/245۔
3 ..... احیاء العلوم، 3/304۔

www.dawateislami.net

پیغام لے کر گئیں کہ ”ہم نے آپ کے لیے لذیذ کھانا اور خوشبو تیار کی ہے، آپ اپنے جیسے اَفراد دیکھیں اور انہیں ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لائیے۔“ امامِ عالی مقام حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ مسجِد میں تشریف لے گئے اور وہاں جو مَساکین تھے اُنہیں لے کر گھر تشریف لے آئے۔ پڑوس کی خواتین آپ کی زَوجہ کے پاس آکر کہنے لگیں: خدا کی قسم! آپ کے گھر تو مَساکین جمع ہو گئے ہیں۔ پھر حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ اپنی زَوجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں تمہیں اپنے اُس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تجھ پر ہے کہ تم کھانا اور خوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔ پھر اُنہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ نے مَساکین کو کھانا کھلایا، انہیں کپڑے پہنائے اور خوشبو لگائی۔ (1)

سارے درہم فقیر کو دے دیئے

ایک بار امامِ عالی مقام، حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے مکانِ عالی شان پر ایک فقیر مدینۂ پاک کی گلیوں سے ہوتا ہوا پہنچا تو اس نے دَروازے پر دَستک دی اور اَشعار کی صورت میں کہنے لگا: ”جس نے آپ سے اُمید رکھی اور جس نے آپ کے دَروازے پر دَستک دی وہ کبھی نااُمید نہیں ہوا، آپ صاحبِ جود و کرم بلکہ جود و سخاوت کے چشمے ہیں۔“

اس وقت حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ گھر میں نَماز پڑھ رہے تھے، نماز ادا فرما کر دَروازے پر تشریف لائے تو دیکھا کہ سامنے ایک دیہاتی کھڑا ہے، جس کی شکل غُربت اور بھوک کا اِعلان کر رہی تھی، آپ نے اپنے غلام ”قُنبر“ سے فرمایا: ہمارے خرچ میں سے کتنا مال بچا ہوا ہے؟ عرض کی: دو سو (200) درہم ہیں جو آپ کے حکم کے مُطابق آپ کے اَہلِ خانہ پر خرچ کرنے ہیں۔ فرمایا: جاؤ سب لے آؤ کیونکہ وہ شخص آیا ہے جو

(1) ..... مکارم الاخلاق للامام ابن ابی الدنیا، ص375 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

میرے گھر والوں سے زیادہ اِن درہموں کا حق دار ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ درہم اُس فقیر کو دے دیئے اور فرمایا: یہ لے لو اور اِن کے کم ہونے پر میں تم سے معافی چاہتا ہوں، ہمیں ہر حال میں مہربانی ہی کا حکم ہے، یہ کم ہیں اگر اور زیادہ ہوتے تو وہ بھی تمہیں دے دیتا۔ فقیر نے درہم لئے اور آپ کو دُعائیں دیتا اور تعریفیں کرتا ہوا خوشی خوشی رُخصت ہو گیا۔ (1)

اللہ پاک اَہلِ بَیتِ اَطہار کی شانِ سخاوت کے صَدقے ہمیں بھی سخاوت سے کام لینے اور بخل سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... تاریخ ابن عساکر، 14/185۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کراماتِ اہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

ایک بار کسی بھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً اَمیرُ المؤمنین حضرتِ مولا مُشکل کُشا، عَلِیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دَستِ سُوال دَراز کیا یعنی مانگا، آپ نے 10 بار دُرُود شریف پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دَم کر دیا اور فرمایا: مُٹّھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائِل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹّھی کھولی تو اُس میں ایک دِینار تھا! یہ کرامت دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

کرامت اور معجزے کی تعریف

اے عاشقانِ اَہلِ بَیْت! آج ہمارا موضوع ہے "کراماتِ اَہلِ بَیْت" اللہ پاک اپنے مقبول بندوں کو طرح طرح کے اِختیارات سے نوازتا ہے اور اُن سے ایسی باتیں صادِر ہوتی ہیں جنہیں اِنسانی عقلیں سمجھنے سے قاصِر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات شیطان کے وَسوسے میں آ کر بعض نادان کرامات کو عَقل کے ترازو میں تولنے لگتے ہیں اور یوں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! کرامت کہتے ہی اُس خرقِ عادت بات کو جو عادتاً مُحال یعنی ظاہری اَسباب

1 .....راحۃ القلوب، ص50 دھلی۔

www.dawateislami.net

کے ذَرِیعے اُس کا ظاہر ہونا ممکِن نہ ہو۔ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبل اَز اعلانِ نُبُوَّت ظاہِر ہو تو اس کو "اِرہاص" کہتے ہیں اور اِعلانِ نُبُوَّت کے بعد صادِر ہو تو اسے "مُعجِزہ" کہتے ہیں، اور ولی سے جو ایسی بات ظاہر ہو تو اسے "کرامت" کہتے ہیں، اور عام مومنین سے اگر ایسی چیز ظاہر ہو تو اسے "مَعُونَت" کہتے ہیں، اور کافِر یا فاسِق سے جو ان کے موافق ظاہر ہو تو اسے "اِستِدراج" کہتے ہیں۔ (1)

مولا علی کی کرامات

مختصر وقت میں ختمِ قرآن

اَہلِ بَیتِ اَطہار کے مقدس گھرانے کی کرامات مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، اَمیرُ المؤمنین حضرتِ عَلِیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ گھوڑے پر سوار ہوتے وقت ایک پاؤں رِکاب میں رکھتے اور قرآنِ مجید پڑھنا شروع کرتے اور دوسرا پاؤں رِکاب میں رکھ کر گھوڑے کی زین پر بیٹھنے تک اتنے مختصر سے وقت میں ایک قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔ (2)

جاسوس اندھا ہوگیا

ایک شخص اَمیرُ المؤمنین حضرتِ عَلِیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے پاس رہ کر جاسوسی کیا کرتا تھا اور آپ کی خفیہ خبریں آپ کے مخالفین کو پہنچایا کرتا تھا۔ آپ نے جب اس سے دَریافت فرمایا تو وہ شخص قسمیں کھانے لگا اور اپنی بَراءَت ظاہر کرنے لگا۔ آپ

1 ..... بہارِ شریعت، 1/58، حصہ: 1 ملخصًا مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ..... شواھد النبوۃ، ص212 مکتبۃ الحقیقۃ استنبول۔

www.dawateislami.net

نے فرمایا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ پاک تیری آنکھوں کی روشنی چھین لے۔ ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ شخص اندھا ہو گیا اور لوگ اس کو لاٹھی پکڑا کر چلانے لگے۔ (1)

اِشارے سے دَریا کی طغیانی ختم

ایک بار نہرِ فرات میں ایسی خوفناک طغیانی آگئی کہ سیلاب میں تمام کھیتیاں غرقِ آب (یعنی پانی میں ڈوب کر ختم) ہو گئیں، لوگوں نے اَمیرُ المؤمنین حضرتِ علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کے دَربارِ گوہر بار میں فریاد کی۔ آپ فوراً ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جُبّہ مبارکہ و عمامہ مقدسہ و چادر مبارکہ زیبِ تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور آدمیوں کی ایک جماعت جس میں حضرتِ امامِ حسن و امامِ حسین رضی اللہُ عنہما بھی تھے، آپ کے ساتھ چل پڑے۔ آپ نے پُل پر پہنچ کر اپنے عصا سے نہرِ فرات کی طرف اِشارہ کیا تو نہر کا پانی ایک گز کم ہو گیا۔ پھر دوسری بار اِشارہ فرمایا تو مزید ایک گز پانی کم ہو گیا جب تیسری بار اِشارہ کیا تو تین گز پانی اُتر گیا اور سیلاب ختم ہو گیا۔ لوگوں نے شور مچایا کہ اَمیرُ المؤمنین! بس کیجئے یہی کافی ہے۔ (2)

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! اللہ پاک نے مولائے کائنات، عَلِیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کو کیسی عظیم شان عطا فرمائی کہ آپ نے "10 بار دُرُود شریف پڑھ کر بھکاری کی ہتھیلی پر دَم کیا تو جب اس نے غیر مسلموں کے سامنے جا کر مٹّھی کھولی تو اُس میں ایک دِینار تھا۔ اِنتہائی مختصر وقت میں پورا قرآنِ مجید پڑھ لینا، جاسوس کا اندھا ہو جانا اور دَریا کی طغیانی کا ختم ہو جانا اَمیرُ المؤمنین حضرتِ علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کی عظیم الشان کرامتیں ہیں۔

1 ..... شواھد النبوۃ، ص221۔

2 ..... شواھد النبوۃ، ص214۔

www.dawateislami.net

سیدۂ کائنات کی کرامات

فرشتوں نے چکی چلائی

اب آیئے سیدۂ کائنات، خاتونِ جنّت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا کی شانِ عظمت نشان مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ حضرتِ ابو ذَر غفاری رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ کو بلانے کے لیے ان کے مکان پر بھیجا تو میں نے وہاں یہ دیکھا کہ ان کے گھر میں چکی بغیر کسی چلانے والے کے خود بخود چل رہی ہے۔ جب میں نے بارگاہِ رسالت میں اس عجیب کرامت کا تذکرہ کیا تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے ابو ذَر! اللہ پاک کے کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں، اللہ پاک نے ان فرشتوں کی یہ بھی ڈیوٹی فرمادی ہے کہ وہ میری آل کی اِمداد و اِعانت کرتے رہیں۔[1]

برکت والا تھال

سیدۂ کائنات، خاتونِ جنّت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ آپ ایک دِن ایک بوٹی اور دو روٹیاں لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ رَحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی پیاری صاحبزادی کے اِس تحفے کو قبول فرما کر اِرشاد فرمایا کہ اے لختِ جگر! تم اس سینی (یعنی تھال) کو اپنے ہی گھر میں لے کر چلو، پھر خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم حضرتِ فاطمہ رضی اللہُ عنہا کے مکان پر تشریف لائے اور اس سینی کو کھولا تو گھر کے تمام اَفراد یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اَنّٰى لَكِ هٰذَا

1 ..... ریاض النضرۃ، 2/202۔

www.dawateislami.net

اے بیٹی! یہ سب تمہارے لئے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رضی اللہُ عنہا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی یہ اللہ پاک کی طرف سے آیا ہے، وہ جس کو چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔

پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرتِ علی، حضرتِ فاطمہ، امامِ حسن، امامِ حسین اور دوسرے اَہلِ بَیت رضی اللہُ عنہم کو جمع فرما کر سب کے ساتھ سینی میں سے کھانا تناول فرمایا پھر بھی اس کھانے میں اِس قدر برکت ظاہر ہوئی کہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی رہ گئی اور اس کو حضرتِ بی بی فاطمہ رضی اللہُ عنہا نے اپنے پڑوسیوں اور دوسرے مسکینوں کو کھلایا۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بَیت! یہ تو حسنینِ کریمین کے والدین کی کرامتیں تھیں، جن کے والدین ایسے باکرامت ہوں ان کے شہزادگان کی عظمت و شان کا کیا عالَم ہو گا! آیئے حسنینِ کریمین کی کرامات مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ؛

سیِّدُ الْاَسْخِیا امام حسن کی کرامات

فرزند پیدا ہونے کی بشارت

راکِبِ دَوشِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیاء، برادرِ شہیدِ کربلا، جگر گوشۂ فاطِمہ، دِلبندِ مُرتَضٰی، حضرتِ امام حسن مجتبٰی رضی اللہُ عنہ پیدل حج کے لیے جارہے تھے دَرمیانِ راہ میں ایک منزل پر قیام فرمایا، وہاں آپ کا ایک عقیدت مند حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کیا کہ حضور میں آپ کا غلام ہوں۔ میری بیوی دَردِزہ میں مبتلا ہے آپ دُعا فرمائیں کہ تندرست لڑکا پیدا ہو۔ امام حسن مجتبٰی رضی اللہُ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جاؤ تمہیں جیسے فرزند کی تمنا ہے ویسا ہی

1 ..... تفسیر روح البیان، پ3، آلِ عمران، تحت الآیۃ:37، 2/29 دار احیاء التراث العربی بیروت۔

www.dawateislami.net

فرزند تم کو اللہ پاک نے عطا فرمادیا ہے اور تمہارا یہ لڑکا ہمارا عقیدت مند اور جاں نثار ہو گا۔ وہ شخص جب اپنے مکان پر پہنچا تو یہ دیکھ کر خوشی سے اس کا دِل باغ باغ ہو گیا کہ واقعی حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ نے جیسے فرزند کی بشارت دی تھی ویسا ہی لڑکا اس کے ہاں پیدا ہوا۔ [1]

خشک دَرخت پر تازہ کھجوریں

حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت یہ بھی ہے کہ ایک سفر میں آپ کا گزر کھجوروں کے ایک ایسے باغ میں ہوا جس کے تمام دَرخت خشک ہو گئے تھے۔ حضرتِ زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ کے ایک فرزند بھی اِس سفر میں حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کے ساتھ تھے۔ آپ نے اسی باغ میں پڑاؤ کیا اور خادموں نے آپ کا بستر ایک سوکھے دَرخت کی جڑ میں بچھا دیا اور حضرتِ زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ کے فرزند نے عرض کیا کہ اے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بیٹے! کاش! اِس سوکھے دَرخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں تو ہم لوگ سیر ہو کر کھالیتے۔ یہ سن کر حضرتِ امامِ حسن رضی اللہُ عنہ نے چپکے سے کوئی دُعا پڑھی تو اچانک وہ سوکھا دَرخت بالکل سرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں تازہ پکی ہوئی کھجوریں لگ گئیں۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شتربان (یعنی اونٹ والا) کہنے لگا کہ خدا کی قسم! یہ تو جادو کا کرشمہ ہے۔ یہ سن کر حضرتِ زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہ کے فرزند نے اس کو بہت زور سے ڈانٹا اور فرمایا کہ توبہ کر، یہ جادو نہیں بلکہ یہ شہزادۂ رسول کی دُعائے مقبول کی کرامت ہے۔ پھر لوگوں نے کھجوروں کو دَرخت سے توڑا اور سب ساتھیوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ [2]

1 ..... شواھد النبوۃ، ص227۔

2 ..... شواھد النبوۃ، ص221، 228۔

www.dawateislami.net

سید الشہدا امام حسین کی کرامات

کُنویں کا پانی کافی بڑھ گیا

سُلطانِ کربلا، سید الشہدا، امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام، امامِ تشنہ کام، حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ جب مدینۂ منوّرہ سے مکۂ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں حضرتِ ابنِ مُطیع رحمۃُ اللہِ علیہ سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عَرض کی: میرے کنوئیں میں پانی بہت ہی کم ہے براہِ کرم! دُعائے برکت سے نواز دیجئے۔ حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ نے اس کنوئیں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلی کی۔ پھر ڈول کو واپس کُنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔[1]

بے اَدبی کرنے والا آگ میں

میدانِ کربلا میں ایک بے باک اور بے اَدب مالِک بن عُروہ نے جب حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ کے خیمہ کے گِرد خندق میں آگ جلتی ہوئی دیکھی تو اس بدنصیب نے یہ کہا کہ اے حسین! تم نے آخرت کی آگ سے پہلے ہی یہاں دُنیا میں آگ لگالی؟ حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اے ظالِم! کیا تیرا گمان ہے کہ میں دوزخ میں جاؤں گا؟ پھر حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اپنے مجروح دِل سے یہ دُعا مانگی کہ "اے اللہ! تو اس بدنصیب کو نارِ جہنم سے پہلے دُنیا میں بھی آگ کے عذاب میں ڈال دے۔" امامِ عالی مقام رضی اللہُ عنہ کی دُعا ابھی ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ فوراً ہی مالِک بن عُروہ کا گھوڑا پھسل گیا اور یہ شخص اس طرح گھوڑے سے گِر پڑا کہ گھوڑے کی رِکاب میں اس کا پاؤں اُلجھ گیا اور

1 ..... طبقات لابن سعد، 7/144 مکتبۃ الخانجی۔

www.dawateislami.net

گھوڑا اس کو گھسیٹتے ہوئے خندق کی طرف لے بھاگا اور یہ شخص خیمہ کے گِرد خندق کی آگ میں گر کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔[1]

نیزے پر سرِ اقدس کی تلاوت

حضرتِ زید بن اَرقم رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ جب یزیدیوں نے حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے سر مبارک کو نیزے پر چڑھا کر کوفہ کی گلیوں میں گشت کیا تو میں اپنے مکان کے بالا خانہ پر تھا جب سر مبارک میرے سامنے سے گزرا تو میں نے سنا کہ سر مبارک نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ۝۹﴾ (پ15، الکھف:9) ترجمۂ کنز العرفان: ”کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔“

اسی طرح جب یزیدیوں نے سر مبارک کو نیزے سے اُتار کر ابنِ زیاد کے محل میں داخل کیا تو آپ کے مقدس ہونٹ ہِل رہے تھے اور زبانِ اقدس پر اِس آیتِ کریمہ کی تلاوت جاری تھی: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ﴾ (پ13، ابراہیم:42) ترجمۂ کنز العرفان: اور (اے سننے والے!) ہرگز اللہ کو ان کاموں سے بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کر رہے ہیں۔[2]

اللہ پاک ہمیں اِن باکرامت ہستیوں کی سچی پکی محبت نصیب فرمائے، اِن کے فیضان اور برکتوں سے ہمیں مالامال فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... روضۃ الشہداء، ص257 لکھنو ہند۔
2 ..... روضۃ الشہداء، ص345۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عبادتِ اہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بے شک تمہارے نام مَع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت اَلفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

عبادت کا مفہوم

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے "عبادتِ اَہلِ بیت" عِبادَت کا مَفْہُوم بَہُت وَسیع ہے اور یہ اللہ پاک کی رضا کے لئے کیے جانے والے ہر کام کو گھیرے ہوئے ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد 29 میں ہے: عِبادَت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ ثواب کی نِیَّت پر مَوْقُوف ہوتی ہے۔[2] تاجُ الْعروس میں ہے: عِبادَت وہ فعل ہے جس کے کرنے پر رَبّ راضی ہوتا ہے۔[3]

اِنسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد

ہمارے دُنیا میں آنے کا مقصد ہی عبادت ہے جیسا کہ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں

1 ..... مصنف عبد الرزاق، 2/140، حدیث: 3116 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... فتاویٰ رضویہ، 29/647۔
3 ..... تاج العروس، 8/330 کویت۔

www.dawateislami.net

اِرشاد فرمایا: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾﴾ (پ27، الذّٰریٰت:56) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔“ اور اپنے پیارے مدنی حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے فرمایا: ﴿وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾﴾ (پ14، الحجر:99) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔“

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اِن آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اِنسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد اللہ پاک کی عبادت کرنا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا بندہ خواہ کتنا ہی بڑا وَلی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے دُنیا میں آنے کے مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی شریعت وسنّت کے مُطابق عبادت و ریاضت میں گزارتے ہیں۔ دُنیا میں سب سے عزّت وشرف والا گھرانا نبیوں کا گھرانا ہے یہ بھی عبادت و ریاضت سے بے نیاز نہیں، یہ مقدس ہستیاں فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی بھی پابندی کرنے والی تھیں۔ اَہلِ بَیتِ کرام رضی اللہُ عنہم کی زندگیاں عبادت وریاضت میں گزری ہیں۔

آیئے! اَہلِ بَیتِ اَطہار میں سے چند اَفراد کا ذوقِ عبادت مُلاحظہ کیجیے کہ ان کو عبادت کا کیسا ذوق وشوق تھا اور وہ کس طرح خشوع وخضوع، اِخلاص اور خوفِ خدا میں ڈوب کر عبادات بجالاتے تھے۔

مولا علی کی دُنیا سے بے رَغبتی

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ مولا مشکل کشا، علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ کو کئی بار دیکھا گیا کہ جب رات کا اندھیرا چھا رہا ہوتا، ستارے ٹمٹما رہے ہوتے، تو آپ اپنے

www.dawateislami.net

محراب میں لرزتے کانپتے اپنی داڑھی مبارک تھامے ہوئے ایسے بے چین بیٹھے ہوتے کہ گویا زہریلے سانپ نے ڈَس لیا ہو۔ آپ غم کے ماروں کی طرح روتے اور بے اِختیار ہو کر "اے میرے رَب! اے میرے رَب!" پکارتے، پھر دُنیا سے مخاطب ہو کر فرماتے: تُو مجھے دھوکے میں ڈالنے کے لیے آئی ہے؟ میرے لیے بن سنور کر آئی ہے؟ دُور ہو جا! کسی اور کو دھوکا دینا، میں تجھے تین طلاق دے چکا ہوں، تیری عمر کم ہے اور تیری محفل حقیر، جبکہ تیری مصیبتیں جھیلنا آسان ہیں۔ آہ صَد آہ! زادِ راہ کی کمی ہے اور سفر طویل ہے جبکہ راستہ وَحشت سے بھرپور ہے۔ (1)

مولا علی کی نماز

جب نماز کا وقت آتا تو حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور آپ پر لرزہ طاری ہو جاتا، پوچھا گیا: اے اَمیرُ المؤمنین! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی اس امانت کی اَدائیگی کا وقت آ گیا ہے جسے اس نے آسمان و زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے معذوری ظاہر کر دی تھی اور میں نے اسے اُٹھالیا۔ (2)

حضرتِ خاتونِ جنّت کا ذوقِ عبادت

حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا کو دیکھا کہ رات کو مسجدِ بَیت کی محراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لئے بَہُت زیادہ دُعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے

1 ..... حلیۃ الاولیاء، 1/126، رقم: 261۔

2 ..... مکاشفۃ القلوب، ص46۔

www.dawateislami.net

لئے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رضی اللہُ عنہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لئے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔ (1)

کلامِ اِلٰہی کی تلاوت

حضرتِ سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضور پُرنور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم سے سیِّدہ فاطمہ رضی اللہُ عنہا کی خدمت میں حاضِر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہُ عنہما سو رہے تھے اور سیِّدہ فاطِمہ رضی اللہُ عنہا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی یہ دیکھ کر مجھ پر ایک خاص حالتِ رِقّت طاری ہوئی۔ (2)

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آپ نے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ اور جنتی خواتین کی سردار حضرتِ فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہا کا ذوقِ عبادت مُلاحظہ کیا، اب آیئے حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہُ عنہما اور دِیگر اَہلِ بیت کی عبادات مُلاحظہ کیجیے۔ چنانچہ؛

حضرتِ امامِ حسن کا ذوقِ عبادت

راکبِ دَوشِ مصطفےٰ، حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے ایک بار فرمایا: میں بہت شرمندہ ہوں، آہ! اللہ پاک سے کس طرح ملاقات کروں گا! افسوس! اُس کے پاک گھر (یعنی کعبۂ مُشرَّفہ) تک کبھی پیدل چل کر نہیں آیا۔ اس کے بعد آپ 20 بار مدینۂ منوّرہ سے مکۂ مکرمہ حج کے لیے پیدل آئے۔

---

1 ..... مدارج النبوت، 2/461 مرکز اہل سنت گجرات۔

2 ..... سفینہ نوح، 2/35 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

www.dawateislami.net

حضرتِ امامِ حسن کی مناجات

منقول ہے: ایک بار حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقامِ اِبراہیم پر دو رَکعت نَماز واجِبُ الطّواف ادا کی پھر اپنا رُخسارِ مبارَک مقامِ اِبراہیم پر رکھ دیا اور زار و قطار روتے ہوئے اِس طرح مُناجات کی: ”اے میرے ربِّ قدیر! تیرا بندہ تیرے دَروازے پر حاضِر ہے،“ تیرا بِھکاری تیرے دَروازے پر حاضِر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دَروازے پر حاضِر ہے، انہی اَلفاظ کو بار بار دُہراتے اور روتے رہے۔ اِس کے بعد مَسجِدُ الحرام سے باہَر تشریف لائے تو آپ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا جو بیٹھے (صَدَقے کی) روٹیوں کے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے ان کو سلام کیا، جوابِ سلام کے بعد انہوں نے کھانے کی دعوت دی، آپ بِلاتکلُّف اُن کے دَستر خوان پر بیٹھ گئے اور فرمایا: اگر یہ روٹیوں کے ٹکڑے صَدقے کے نہ ہوتے تو آپ حضرات کے ساتھ کھانے میں ضَرور شرکت کرتا، مگر ہم آلِ رسول کے لئے صَدَقہ حرام ہے۔ اس کے بعد آپ ان مسکینوں کو اپنی قِیام گاہ پر ساتھ لے آئے اور سب کو عمدہ کھانا کھلایا، پھر رُخصت ہوتے وقت سب کو دِرہم بھی عِنایت فرمائے۔ [1]

حضرتِ امامِ حسن کا شوقِ تلاوت

حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ ہر رات سُوْرَۃُ الْکَہْف کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ مبارک سورت ایک تختی پر لکھی ہوئی تھی، آپ اپنی جس زوجہ کے پاس تشریف لے جاتے یہ مبارک تختی بھی آپ کے ہمراہ ہوتی۔ [2]

---

1 ..... المستطرف، 1/23، 24 دار الفکر بیروت۔

2 ..... شعب الایمان للبیہقی، 2/475، حدیث: 2447۔

www.dawateislami.net

حضرتِ امامِ حسین کا ذوقِ عبادت

حضرتِ علّامہ ابنِ اثیر جزری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کثرت سے نَماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، صَدقہ و خیرات کرتے اور بھلائی کے سارے کام کرتے تھے۔[1]

دِن میں ایک ہزار نوافل

شہزادۂ امامِ عالی مقام حضرتِ امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میرے والد حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ دِن اور رات میں ہزار (1000) رَکعت نوافل ادا فرمایا کرتے تھے۔[2]

رَمَضان میں مکمل ختمِ قرآن

عظیم تابعی بزرگ حضرتِ اِمام شعبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ رَمَضانُ المُبارک میں مکمل قرآنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔[3]

25 حج پیدل

امامِ عالی مقام، حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ کو حج کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ امام حسین رضی اللہُ عنہ نے 25 حج پیدل کئے۔[4]

عبادت سے محبت

شہیدِ کربلا حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ بڑے عبادت گُزار تھے۔ چنانچہ شَبِ عاشورا

1 ..... اسد الغابۃ، 2/28 دار احیاء التراث العربی بیروت۔
2 ..... عقد الفرید، 3/114، 115 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
3 ..... سیر اعلام النبلاء، 4/410 دار الفکر بیروت۔
4 ..... تاریخ ابن عساکر، 14/180۔

www.dawateislami.net

(دس محرم کی رات) امامِ عالی مقام، امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اپنے پیارے بھائی حضرتِ عباس عَلَم دار رضی اللہُ عنہ کو فرمایا: کسی طرح یہ لڑائی کل تک مؤخر ہو جائے اور آج کی رات ہمیں اللہ پاک کی عبادت کے لئے مل جائے، اللہ کریم خوب جانتا ہے کہ مجھے نماز، تلاوتِ قرآن اور کثرت کے ساتھ دُعا مانگنا اور اِستِغْفار کرنا بہت پسند ہے۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! محبت اِطاعت کرواتی ہے، امامِ عالی مقام حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ سے ہماری محبت کیسی ہے؟ ذرا ہم غور کریں! 10 محرم الحرام کی رات امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی ظاہری زندگی مبارک کی آخری رات تھی مگر اللہ پاک کی عبادت کا ذوق و شوق دیکھیے! اور عین شہادت کے وقت بھی آپ بارگاہِ الٰہی میں سجدے کی حالت میں تھے۔

حضرتِ امام زینُ العابدین کا ذوقِ عبادت

حضرتِ امام زینُ العابدین علی بن حسین بن علی رضی اللہُ عنہم تابعین مدینۂ منورہ میں سے ہیں۔ آپ عابدین کی زینت، اِطاعت گزاروں کے سردار، وفادار، عبادت گزار اور مہربان سخی تھے۔[2]

زینُ العابدین کا لقب

زَیْنُ الْعابِدِیْن کے معنٰی "عبادت گزاروں کی زینت" ہے، چونکہ حضرتِ امام علی اَوسط رضی اللہُ عنہ بہت زیادہ عبادت گزار تھے اِس لیے لوگوں نے انہیں زَیْنُ الْعابِدِیْن کا لقب دیا۔[3]

---

1 ..... الکامل لابن اثیر، 3/415 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ..... حلیۃ الاولیاء، 3/157۔

3 ..... تاریخ ابن عساکر، 41/378، 379۔

www.dawateislami.net

سَجَّاد کا لقب

حضرتِ امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ بہت زیادہ نوافل پڑھتے تھے اور ظاہر ہے نوافل میں سجدے ہوتے ہیں تو یوں سجدوں کی کثرت کی وجہ سے لوگوں نے انہیں سَجَّاد یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا کہنا شروع کر دیا۔[1]

حضرتِ امام باقِر کا ذوقِ عبادت

حضرت عبد اللہ بن یحییٰ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ امام ابو جعفر محمد بن علی باقِر رضی اللہُ عنہ کو زَرد رنگ کا تہبند باندھے دیکھا، آپ فرض نمازوں کے علاوہ دِن رات میں 50 رَکعتیں ادا فرماتے تھے۔[2]

حضرتِ امام جعفر صادِق کا ذوقِ عبادت

حضرتِ امام جعفر صادِق رضی اللہُ عنہ ظاہری و باطنی عُلوم کے جامِع تھے اور ریاضت وعبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ امام مالِک رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ کی خدمتِ مبارکہ میں آتا رہا۔ میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مَصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔[3] اللہ پاک اَہلِ بَیتِ اَطہار کی مقدس ہستیوں کے ذوقِ عبادت میں سے ہمیں بھی حصہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... رسائل امام غزالی، ص495 دار الفکر بیروت۔
2 ..... حلیۃ الاولیاء، 3/313، رقم:3737۔ 3 ..... شرح شجرۂ قادریہ، ص58 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خصوصیاتِ اہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مَرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے ”خصوصیاتِ اَہلِ بیت“ دُنیا میں بہت سی ایسی قومیں ہیں جو اپنی دِینی یا دُنیوی خصوصیات کی وجہ سے مُعاشرے میں اپنا الگ مقام و مَرتبہ رکھتی ہیں اور دوسری قوموں کے لوگ انہیں عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یاد رَکھیے! اَقوامِ عالَم میں سب سے بلند مقام و مَرتبہ رکھنے والی قوم وہ ہے جسے نسب کے حوالے سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نسبت حاصل ہے یعنی ”اَہلِ بیت۔“ یہی پیاری پیاری نسبت ”اَہلِ بیت“ کو دِیگر قوموں سے ممتاز کرتی ہے اور اسی کی برکت سے اللہ پاک نے ”اَہلِ بیت“ کو بہت سی دوسری خصوصیات سے نوازا ہے۔ آیئے! انہی خصوصیات میں سے چند کا ذِکرِ خیر سنتے ہیں:

اَہلِ بیت کا اعلیٰ نسب

اے عاشقانِ اَہلِ بَیْت! ”اَہلِ بَیْتِ اَطہار“ کو جو سب سے بڑی خصوصیت حاصِل ہے

1 ..... ابنِ ماجہ، 1/490، حدیث: 907۔

www.dawateislami.net

وہ یہ ہے کہ ان کا نسب تمام جہان والوں میں سب سے اَعلیٰ و اَرفع و افضل ہے۔ اِس ضمن میں ایک حدیثِ پاک مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: قیامت کے دِن میں اپنی اُمَّت میں سب سے پہلے اپنے اَہلِ بیت کی شَفاعت کروں گا، پھر دوسرے لوگوں کی اور میں جس کی پہلے شَفاعت کروں گا وہ زیادہ فضیلت والا ہے۔[1]

بنی ہاشم سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں

یاد رہے! اَہلِ بیت کے افضل و اعلیٰ ہونے کی گواہی خود حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام نے بھی دی ہے۔ چنانچہ حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام فرماتے ہیں: میں نے زمین کے مشرق و مغرب چھان ڈالے مگر بنی ہاشم سے زیادہ فضیلت والے کسی باپ کے بیٹے نہیں ملے۔[2]

صَدقہ واجبہ حرام ہونا

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بیت کِرام کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوٰۃ اور فطرہ وغیرہ ان کے لیے حرام ہیں۔ غریب و حاجت مند اَفراد کے گزر بسر کے لئے شریعتِ مطہرہ نے زکوٰۃ اور دِیگر صدقاتِ واجبہ دینے کا سلسلہ جاری کیا۔ حدیثِ پاک کی رُو سے فرض اور واجب صدقہ مال کا میل ہے اس لیے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے اَہلِ بَیتِ پاک کے لئے ایسے صَدقے کو اِستعمال کرنا حرام فرمادیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان معزز و مکرم حضرات کی خصوصیت اِن اَلفاظ میں بیان فرمائی: اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ

1 ..... معجم کبیر، 12/321، حدیث: 13550۔

2 ..... معجم اوسط، 4/372، حدیث: 6285۔

www.dawateislami.net

بے شک یہ صدقہ تو صرف لوگوں (کے مالوں) کا میل ہے اور یہ محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اور آلِ محمد کے لئے حلال نہیں۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت فقیہِ مِلَّت حضرتِ مفتی جلالُ الدِّین امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اِس کلام میں بہترین تشبیہ ہے کہ آپ نے زکوٰۃ کو لوگوں کی میل اِس لئے فرمایا کہ وہ ان کی آلودگیوں کو پاک کرتی ہے اور اَموال و نُفُوس کو صاف کرتی ہے۔[2]

اَہلِ بیت صدقہ نہیں کھاتے

حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ ایک بار حضرتِ امام حسن بن علی رضی اللہُ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اُٹھا کر اپنے منہ میں ڈال دی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اسے پھینک دو کیا تمہیں نہیں معلوم کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟[3]

اَہلِ بیت کا نسب تا قیامت باقی

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت واقع ہو کر رہے گی اور ہر ایک کو اپنے اپنے اَعمال کا بدلہ ملے گا۔ اس وقت نفسا نفسی کا عالَم ہو گا اور ہر ایک کو اپنی فکر ہو گی کہ کسی طرح میں نجات پا جاؤں، ماں اپنی اَولاد سے دُور بھاگے گی، باپ بیٹے سے جان چھڑائے گا۔ اس دِن تمام اِنسانوں کے خاندانی نسب اور رِشتے داری ختم ہو جائے گی

1 ..... نسائی، ص430، حدیث:2606 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... خطباتِ محرم، ص241 شبیر برادرز لاہور۔
3 ..... مسلم، ص416، حدیث:2473۔

www.dawateislami.net

مگر یاد رکھیے! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رِشتے داری اور نسب ختم نہیں ہو گا۔ اسی بات کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی مبارک زبان سے اِن اَلفاظ میں ادا فرمایا: كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَبَبِيْ وَ نَسَبِيْ یعنی ہر رِشتے داری اور نسب قیامت کے دِن منقطع ہو جائیں گے سِوائے میری رِشتے داری اور میرے نسب کے۔[1]

اَہلِ بیت کے کسی فرد سے گناہ ہو جائے تو؟

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بیت کی خصوصیات میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس مبارک گھرانے سے تعلق رکھنے والے بے عمل مسلمان کی بھی تعظیم کی جائے گی حالانکہ بے عمل مسلمان کی تعظیم شریعت کو مطلوب نہیں ہے۔ دیکھیے! ہمارا عقیدہ ہے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور تمام اَنبیا و رُسل علیہمُ السّلام گناہوں سے معصوم ہیں یعنی اُن سے گناہ نہیں ہو سکتا، ان کے علاوہ تمام اِنسانوں سے گناہ ہونا ممکن ہے۔[2] اسی ناطے اگر اَہلِ بیت کے کسی فرد سے گناہ ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس کی تعظیم و توقیر کرنا نہیں چھوڑی جائے گی۔[3]

مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سیّد سے جب تک کفر نہ صادِر ہو، واجِبُ التعظیم ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ان کا گناہ بخشا جائے گا اور خدائے عزوجل ان کی غلطیوں سے دَرگزر فرمائے گا۔[4] اِس کی ایک دَلیل تو آیتِ تطہیر ہے جو کہ یہ ہے: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ ترجَمۂ کنزالعرفان: اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی

1 ..... معجم کبیر، 3/45، حدیث: 2633۔
2 ..... بہارِ شریعت، 1/38، حصہ: 1 ماخوذاً۔
3 ..... فتاویٰ رضویہ، 22/423 ماخوذاً۔ 4 ..... خطباتِ محرم، ص249۔

www.dawateislami.net

اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔ (پ22، الاحزاب:33)

اور دوسری دَلیل رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان ہے: بے شک فاطمہ نے اپنی پاک دامنی کی حفاظت کی تو اللہ پاک نے انہیں اور ان کی اَولاد کو جہنم پر حرام فرما دیا۔[1]

اَہلِ بَیت کے لئے مَعصوم ہونا شرط نہیں

فقیہِ مِلَّت مفتی جلالُ الدِّین امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَہلِ بیت کے فاسِق کی عزت ان کے فِسق اور بے عملی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ان کی مبارک نسبت کی بِنا پر ہے اور یہ خوبی جس طرح ان کے نیک لوگوں میں ہے ویسے ہی ان کے فاسِق میں بھی موجود ہے۔ یعنی کسی کا فاسِق ہونا اسے اَہلِ بَیتِ نبوت سے خارج نہیں کر دے گا، اس لئے کہ اَہلِ بَیت کے لئے مَعصوم ہونا شرط نہیں۔ لہٰذا فِسق ان کے نسب میں خلل اَنداز نہیں ہو گا، البتہ صَالحین کے دَرمیان ان کے مقام کو کم کر دیتا ہے۔[2] لہٰذا ہمیں ان معزز ہستیوں میں سے کسی کو گناہ کرتے دیکھ کر اُس سے نفرت نہیں کرنی چاہئے بلکہ اِس عمل کو برا سمجھنا چاہئے۔

اسی مناسبت سے ایک واقعہ مُلاحظہ کیجئے۔ چنانچہ؛

میری اَولاد سے بغض رکھتے ہو؟

حضرتِ ابو محمد فاسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں مدینۂ طیبہ کے بعض حسینی سیدوں سے بغض رکھتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ خلافِ سنَّت اَفعال کے مُرتکب ہیں۔ میں ایک دِن مسجدِ نبوی میں روضۂ مبارکہ کے سامنے سو گیا۔ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی

1 ..... جامع صغیر، ص139، حدیث:2309، خطباتِ محرم، ص250۔

2 ..... خطباتِ محرم، ص250۔

www.dawateislami.net

زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھ سے میرا نام لے کر فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ میری اَولاد سے بغض رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! خدا کی پناہ میں انہیں ناپسند نہیں رکھتا۔ مجھے سنّت کے خلاف ان کا عمل ناپسند ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کیا یہ فقہی مسئلہ نہیں ہے کہ نافرمان اَولاد نسب سے وابستہ رہتی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! فرمایا: یہ نافرمان اَولاد ہے۔ حضرتِ ابو محمد فاسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب میں بیدار ہوا تو میرے دِل سے اُن کی عداوت دور ہو چکی تھی۔ پھر میں ان میں سے جس سے بھی ملتا اُن کی خوب تعظیم و تکریم کرتا۔[1]

حضورِ پاک کی اَولاد

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بَیتِ کِرام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ حضرات حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہُ عنہا کی اَولاد ہونے کے باوجود رَسُولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اَولاد کہلاتے ہیں اور صحیح نسب کے ساتھ آپ ہی کی طرف منسوب ہیں۔ چنانچہ امام طبرانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک حدیثِ پاک بیان کی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّیَّۃَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِہٖ وَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی جَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یعنی اللہ پاک نے ہر نبی کی اَولاد اُن کی پشت میں رکھی اور میری اَولاد علی بن ابی طالب کی پشت میں رکھی۔[2] رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ بھی اِرشاد فرمایا: ہر ماں کی اَولاد اپنے پدری رِشتے داروں کی طرف منسوب ہوتی ہے سِوائے فاطمہ کی اَولاد کے کہ میں ان کا وَلی اور عصبہ ہوں۔[3]

---

1 ..... خطباتِ محرم، ص250۔

2 ..... معجم کبیر، 3/43، حدیث:2630۔

3 ..... معجم کبیر، 3/44، حدیث:2632۔ خطباتِ محرم، ص251۔

www.dawateislami.net

یہاں یہ بات یاد رہے کہ یہ خصوصیت صرف خاتونِ جنَّت حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی اَولاد کے لئے ہے، دوسری صاحبزادیوں کی اَولاد کے لئے نہیں ہے۔[1]

اَہلِ بیت زمین والوں کے لئے امن

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بیتِ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ حضرات زمین والوں کے لئے اَمن و امان کا باعث ہیں جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی پاک زبان سے اِرشاد فرمایا: اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاُمَّتِيْ یعنی ستارے آسمان والوں کے لئے باعثِ امن ہیں اور میرے اَہلِ بیت زمین والوں کے لئے باعثِ امن ہیں۔[2] جبکہ ایک رِوایت میں یہ اَلفاظ ہیں: میرے اَہلِ بیت میری اُمَّت کے لئے باعثِ امن ہیں۔[3]

اَہلِ بیت کا سب سے پہلے جنَّت میں داخلہ

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بَیتِ کِرام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ سب سے پہلے جنَّت میں جانے والے ہوں گے۔[4] دیکھیے! دُنیا مصیبتوں اور تکلیفوں کا جہان ہے۔ یہاں اِنسان کو ایک آن کے لئے سکون میسر آتا ہے تو دوسرے ہی لمحے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے ہیں۔ حدیثِ پاک کی رُو سے تو دُنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔[5] اللہ پاک نے ہمیشہ کے آرام و سکون کے لئے ایک مقام بنایا ہے جسے جنَّت کہا جاتا ہے۔

---

1. خطباتِ محرم، ص252۔
2. الشرف المؤبد، ص32۔
3. خطباتِ محرم، ص252۔
4. معجم کبیر، 1/319، حدیث:950۔
5. مسلم، ص1210، حدیث:7417۔

www.dawateislami.net

ہر مسلمان یہی چاہتا ہے کہ وہ جنَّت میں جا کر اللہ پاک کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو۔ مگر کچھ مسلمان ایسے ہوں گے جو سب سے پہلے جنَّت میں داخِل ہوں گے اور وہ معزز و مکرم مسلمان ”اَہلِ بَیتِ کرام“ ہوں گے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضرتِ علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں لوگوں کے حسد کی شکایت کی تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تم چار میں سے چوتھے ہو؟ سب سے پہلے جنَّت میں، میں، تم اور حسنینِ کریمین داخل ہوں گے، ہماری اَزواجِ مطہرات دائیں اور بائیں ہوں گی اور ہماری اَولاد ہماری اَزواج کے پیچھے ہوں گی۔ (1)

اَہلِ بیت پر اِحسان کرنے کا بدلہ

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بَیتِ کِرام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو شخص ان میں سے کسی پر اِحسان کرے گا تو رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قیامت کے دِن اسے بدلہ عطا فرمائیں گے۔ چنانچہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص وَسیلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میری بارگاہ میں اس کی کوئی خدمت ہو جس کے سبب میں قیامت کے دِن اس کی شَفاعت کروں اُسے چاہئے کہ میرے اَہلِ بیت کی خدمت کرے اور انہیں خوش کرے۔ (2)

اَہلِ بیت کی محبت سے عمر میں اِضافہ

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بَیتِ کِرام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کی محبت عمر میں اِضافے کا سبب بنتی ہے۔ (3) عام طور پر لوگوں کی خواہش و تمنا

1 ..... سبل الہدیٰ والرشاد، 11/7 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

2 ..... الشرف المؤبد، ص54۔

3 ..... کنز العمال، جز:12، 6/46، حدیث:34166 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

ہوتی ہے کہ ان کی عمر لمبی ہو اور اس کے لئے بعض اَفراد تو اپنی صحت کا بہت خیال رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ یاد رَکھیے! عمر میں اِضافے کا ایک بہترین عمل اَہْلِ بَیْتِ اَطہار سے محبت کرنا بھی ہے۔ فقیہِ ملت مفتی جلالُ الدّین امجدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ان کی محبت دَرازیِ عمر اور قیامت کے دِن چہرہ سفید ہونے کا سبب ہے اور ان کا بغض اس کے برعکس اثر رکھتا ہے یعنی اَہْلِ بیت سے بغض رکھنا عمر میں کمی اور قیامت میں چہرہ کالا ہونے کا سبب ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر دَراز ہو اور اپنی آرزوؤں سے بہرہ ور ہو اُسے میرے بعد میرے اَہْلِ بیت سے اچھی طرح پیش آنا چاہئے اور جو میرے بعد اُن سے اچھی طرح پیش نہ آئے گا اس کی عمر قطع کر دی جائے گی اور قیامت کے دِن اس حال میں میرے پاس آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔ (1)

اللہ پاک اَہْلِ بَیْتِ اَطہار کی برکتوں میں سے ہمیں بھی حصہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... خطباتِ محرم، ص253۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَخلاقِ اہلِ بیت

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: قیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ اِرشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنَّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنے والا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے "اَخلاقِ اَہلِ بیت" اَخلاق جمع ہے "خلق" کی جس کا معنٰی ہے "رَویہ، برتاؤ، عادت۔" یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے رَویے، اچھے برتاؤ اور اچھی عادات کے ساتھ پیش آنے کو حُسنِ اَخلاق کہا جاتا ہے۔ امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر نفس میں موجود کیفیت ایسی ہو کہ اس کے باعِث عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ اچھے اَفعال ادا ہوں تو اسے حُسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر عقلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ بُرے اَفعال ادا ہوں تو اسے بد اَخلاقی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[2]

حُسنِ اَخلاق میں شامل نیک اَعمال

حُسنِ اَخلاق کا مفہوم بہت وَسیع ہے، اِس میں کئی نیک اَعمال شامل ہیں، جن میں سے

1 ..... البدور السافرۃ، ص131، حدیث: 366 مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ۔ 2 ..... احیاء العلوم، 3/66۔

www.dawateislami.net

چند اَعمال یہ ہیں: مُعافی کو اِختیار کرنا، بھلائی کا حکم دینا، بُرائی سے منع کرنا، جاہلوں سے اِعراض کرنا، قطع تعلق کرنے والے سے صِلۂ رحمی کرنا، محروم کرنے والے کو عطا کرنا، ظلم کرنے والے کو مُعاف کر دینا، خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، نرم مزاجی، بُردباری، غصے کے وقت خود پر قابو پالینا، غصہ پی جانا، عفو و دَرگزر سے کام لینا، لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملنا، مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا، لوگوں میں صلح کروانا، حقوق العباد کی اَدائیگی کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، ظالِم کو اس کے ظلم سے روکنا، دُعائے مغفرت کرنا، کسی کی پریشانی دور کرنا، کمزوروں کی کفالت کرنا، لاوارث بچوں کی تربیت کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کا اِحترام کرنا، عُلَما کا اَدب کرنا، مسلمانوں کو کھانا کھلانا، مسلمانوں کو لباس پہنانا، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا، مشقتیں برداشت کرنا، حرام سے بچنا، حلال حاصل کرنا، اہل و عیال پر خرچ میں کشادگی کرنا وغیرہ وغیرہ۔

عداوت محبت میں تبدیل ہوگئی

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اَہلِ بَیتِ اَطہار کو اللہ پاک نے جہاں بے شمار اَوصافِ حمیدہ عطا فرمائے وہاں اعلیٰ دَرجے کے اَخلاق سے بھی زینت بخشی ہے۔ یہ مقدس حضرات بُرائی کرنے والوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آتے اور سختی کرنے والوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتے۔ چنانچہ ایک بار عِصام بن مُصْطَلِق نامی مُلکِ شام کا ایک شخص جو کہ مولائے کائنات حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے بغض رکھتا تھا، حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے سامنے اُنہیں اور اُن کے والدِ محترم حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ نے اسے جھڑکنے، اُلجھنے یا اس کے ساتھ تلخ کلامی سے کوئی جوابی کارروائی کرنے کے بجائے اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کے بعد یہ

www.dawateislami.net

آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ (پ9، الاعراف:199 تا201)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اے حبیب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔ اور اے سننے والے! اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے ابھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے۔ بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

پھر فرمایا: اپنے اوپر بوجھ ہلکا رکھ اور میں اللہ پاک سے تیرے لئے اور اپنے لئے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، اس کے علاوہ آپ اس کے ساتھ اِس قدر عفو و دَرگُزر، نرمی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے کہ اس کا بغض وعداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو گیا وَمَا عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ یعنی رُوئے زمین پر حضرتِ امامِ حسین اور اِن کے والد حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے زیادہ میرے نزدیک کوئی محبوب نہیں۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! عموماً اِنسان اپنی اور اپنے والدین کی بُرائی سُن کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے، برداشت کی قوت جواب دے جاتی ہے، اِنسان اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی کوشش کرتا ہے مگر قربان جایئے حضرتِ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کے اَخلاقِ کریمانہ پر کہ آپ اس شخص کے ساتھ جوابی کارروائی کرنے کے بجائے عفو و دَرگُزر، نرمی اور

1 ..... تفسیر قرطبی، پ9، الاعراف، تحت الآیۃ: 201، 4/250، 251 دار الفکر بیروت۔

www.dawateislami.net

خندہ پیشانی سے پیش آئے جس کی برکت سے اس کا بغض وعداوت ایک دَم محبت میں تبدیل ہو گیا۔ ایسا کیوں نہ ہو بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ﴾ (پ24، حم السجدہ:34) ترجَمۂ کنزالعرفان: برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کر دو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان دشمنی ہو گی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔

سزا دینے کے بجائے غلام آزاد کر دیا

اَہلِ بَیتِ اَطہار کے چمکتے دَمکتے ستارے حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ ایک بار چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، غلام گرم گرم شوربے کا پیالہ دَستر خوان پر لا رہا تھا کہ اس کے ہاتھ سے پیالہ گِرا جس کی وجہ سے شوربے کے چھینٹے امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ پر بھی آئے۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرا یا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 134 کا یہ حصہ تلاوت کیا: ﴿وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ﴾ ”اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگزر کرنے والے۔“ آپ نے فرمایا: میں نے معاف کیا۔ غلام نے پھر اسی آیت کا آخری حصہ پڑھا: ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ ”اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔“ آپ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی خوش نودی کے لئے آزاد کیا۔[1]

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! دیکھا آپ نے حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کس قدر اعلیٰ اَخلاق کے مالِک تھے، مہمانوں کے سامنے شوربے کے چھینٹے پڑنے پر آپ نے نہ صرف اپنے غصے پر قابو کیا بلکہ غلام کو بھی آزاد کر دیا۔ مہمانوں کے سامنے اس قسم کا واقعہ ہو جانے پر لوگ اپنی ذِلّت محسوس کرتے ہوئے عموماً خادمین پر برس پڑتے ہیں، انہیں

1 ..... تفسیر روح البیان، پ4، آلِ عمران، تحت الآیۃ:134، 2/95۔

www.dawateislami.net

خوب سناتے، حتّٰی کہ مار پیٹ بھی کر ڈالتے ہیں۔ مگر قربان جایئے اَہلِ بَیتِ اَطہار کے اَخلاق و کردار پر کہ یہ حضرات ایسے مواقع پر بھی صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

بُرائی کرنے والے کا عُذر قبول کروں گا

یہی حضرتِ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ هٰذِهٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِیْ هٰذِهٖ لَقَبِلْتُ عُذْرَهٗ یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں مُعافی مانگ لے تو میں ضرور اس کی مَعذرت قبول کروں گا۔[1]

اِنتقامی کارروائی کرنے کے بجائے اِنعام سے نواز دیا

ایک بار امام حسین رضی اللہُ عنہ کے شہزادے حضرتِ امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ کو کسی نے گالی دی تو آپ نے غُصّہ ہونے اور اِنتقامی کارروائی کرنے کے بجائے اُسے اپنا مُبارَک کُرتا اور ایک ہزار درہم دینے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا: آپ نے پانچ خصلتیں جمع کرلی ہیں: (1) بُردباری (2) تکلیف نہ دینا (3) اس شخص کو ایسی بات سے رہائی دینا جو اُسے اللہ پاک سے دُور کردیتی (4) اسے توبہ و ندامت کی طرف راغب کرنا (5) بُرائی کے بعد تعریف کی طرف رجوع کرنا۔ آپ نے معمولی دُنیا کے ساتھ یہ تمام عظیم چیزیں خرید لیں۔[2]

امام جعفر صادِق کی عاجزی و اِنکساری

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! دیکھا آپ نے اَہلِ بَیتِ اَطہار کا اَخلاق کتنا بلند و بالا اور مثالی تھا۔ اَہلِ بَیتِ اَطہار بلند و بالا شانوں کے مالِک ہونے کے باوجود عاجزی و اِنکساری کے پیکر تھے۔ چنانچہ ایک بار حضرتِ داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ نے امام جعفر صادِق رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”آپ چونکہ اَہلِ بیت میں سے ہیں، اِس لئے مجھے کوئی

1 ..... بہجۃ المجالس لابن عبد البر، 2/486 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ 2 ..... احیاء العلوم، 3/221۔

www.dawateislami.net

نصیحت فرمائیں۔" امام جعفر صادِق رضی اللہُ عنہ خاموش رہے۔ حضرتِ داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب دوبارہ عرض کی: "اَہلِ بیت ہونے کے اِعتبار سے اللہ پاک نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔" یہ سن کر امام جعفر صادِق رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: "مجھے تو یہ خوف لاحِق ہے کہ کہیں قیامت کے دِن میرے جدِ اعلیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری پیروی کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا تعلق نسب سے نہیں اَعمالِ صالحہ پر موقوف ہے۔" یہ سن کر حضرتِ داؤد طائی رحمۃُ اللہِ علیہ کو رونا آ گیا کہ وہ ہستی جن کے جد امجد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں، جب ان کے خوفِ خدا کا یہ عالَم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟[1]

چار سالہ سید زادے کا خوفِ خدا

یہ سچ ہے کہ جو دَرخت جتنا زیادہ پھل دار ہوتا ہے اتنا ہی اُس کی شاخیں زمین کی طرف جُھکی ہوئی ہوتی ہیں، جو اِنسان جتنا زیادہ باکمال اور اعلیٰ صِفات کا حامِل ہوتا ہے اسی قدر اس میں عاجزی و اِنکساری اور خوفِ خدا زیادہ ہوتا ہے۔ اِس بارے میں ایک حکایت مُلاحظہ کیجیے۔ چُنانچِہ ایک چار سالہ سیِّد زادہ سرِ بازار زار و قطار رو رہا تھا، کسی صاحِب نے آلِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی: شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضَرورت ہو تو حکم فرمادیجئے ابھی حاضِر کرتا ہوں۔ یہ سُن کر اس سیِّد زادے کے رونے کی آواز اور بُلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ پاک کے غضب اور عذابِ جہنَّم کے خوف سے دِل بیٹھا جارہا ہے! اُن صاحِب نے شَفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بَہُت ہی کمسن ہیں، ابھی سے اِتنا خوف کیسا؟ اِطمینان رکھئے بچّوں کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔

1 ..... تذکرۃ الاولیاء، 1/21، 22 انتشارات گنجینہ تہران۔

www.dawateislami.net

یہ سُن کر سیّد زادے کا خوف مزید نُمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کے لئے ان کے گرد چھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی چھوٹی لکڑیاں) چُن دی جاتی ہیں، چھپٹیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جَل اُٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابوجہل اور ابولَہَب جیسے بڑے بڑے کافِروں کو جہنَّم میں جَلانے کے لئے چھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے! اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آپ جانتے ہیں وہ چار سالہ سیّد زادے کون تھے؟ وہ کوئی اور نہیں! ہمارے ٹوٹے دِلوں کے سہارے اور اَہلِ بَیتِ اَطہار کی آنکھوں کے تارے حضرتِ سیّدُنا امام جعفر صادِق رضی اللہُ عنہ تھے۔ (1)

تیری نَسلِ پاک میں ہے بچّہ بچّہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: یانورَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورٌ علیٰ نور ہیں۔ آپ کی مبارَک نَسل میں تا قِیامت جتنے بھی بچّے ہوں گے یعنی ساداتِ کرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا سارے کا سارا گھرانا ہی نور، نور اور بس نور ہے۔

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ خوفِ خدا رکھنے والی ماں کی رَحمت بھری گود میں پلنے اور عشقِ مصطفےٰ رکھنے والے باپ کی شفقت کے سائے میں پروان چڑھنے والے بچے مُعاشرے پر اپنے اَخلاق و کِردار کے ایسے نُقُوش چھوڑتے تھے کہ اُن کی دِلرُبا اَدائیں آج بھی ہمارا دِل موہ لیتی ہیں۔ اِس کے برعکس آج کیسا نازک دور آ گیا ہے کہ

1 ..... نیکی کی دعوت، ص585، 586 مکتبۃ المدینہ کراچی۔

www.dawateislami.net

اکثر والِدَین ”شفقت نُما ہلاکت“ کے ذَرِیعے اپنے ہاتھوں اپنی اَولاد کو تباہی کے گڑھے میں جھونک رہے ہیں یہاں تک کہ اگر بچّہ اَز خود سُدھرنا چاہے تب بھی اُس کی راہیں مَسدُود (یعنی بند) کر دی جاتی ہیں، اِس طرح کے والِدَین گویا زبانِ حال سے یہ اِعلان کرتے سنائی دے رہے ہیں: ہم جہنَّم میں اکیلے کیوں جائیں اپنی اَولاد کو بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔

مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اچھے اَخلاق و کِردار میں چونکہ دوسروں کی پریشانی اور مصیبت دور کر کے مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا بھی شامل ہے، اِس لحاظ سے بھی اَہلِ بَیتِ اَطہار کا مقدس گھرانا اپنی مثال آپ تھا۔ چنانچہ خاندانِ اَہلِ بیت کے چشم و چراغ حضرتِ امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ مدینۂ منورہ کے بَہُت سے غریب لوگوں کے گھروں میں اِس قدر چھپا کر رَقم بھیجا کرتے تھے کہ ان غریب لوگوں کو بھی خبر نہ ہوتی کہ یہ مال کہاں سے آتا ہے؟ مگر جب آپ کا وِصال ہو گیا اور رات میں پوشیدہ ملنے والا مال غریب لوگوں نے نہ پایا تو ان کو پتا چلا کہ یہ مال بھیجنے والے حضرتِ امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ تھے۔ حضرتِ شیبہ بن نَعامَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب امام زینُ العابدین رضی اللہُ عنہ کا وِصال ہوا تو لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ 100 گھروں کی کفالت فرمایا کرتے تھے۔[1] اللہ پاک اَہلِ بَیتِ اَطہار کے پاکیزہ اور ستھرے کِردار و اَخلاق کے صدقے ہمیں بھی با اَخلاق بنائے اور ان مبارک ہستیوں کے فیضان سے ہمیں مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



1 ..... سیر اعلام النبلاء، 5/337۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بُغضِ اہلِ بیت کا اَنجام

دُرُود شریف کی فضیلت

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی المرتضیٰ، شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ یعنی دُعا اللہ پاک سے حجاب میں ہے جب تک محمد (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) اور ان کے اَہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

اَہلِ بیت سے مَحبَّت کا مُطالبہ

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے ”بُغضِ اہلِ بیت کا اَنجام“ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مدینۂ طیبہ میں رونق اَفروز ہوئے تو اَنصار صحابہ کرام رضی اللہُ عنہم نے دیکھا کہ حُضُورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ذِمَّہ بہت مَصارِف ہیں اور مال کچھ بھی نہیں ہے تو اُنہوں نے آپس میں مَشورہ کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حُقُوق واِحسانات یاد کر کے آپ کی خِدْمَت میں پیش کرنے کے لئے بہت سامال جمع کیا اور اسے لے کر خِدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوئے اور عرض کی کہ حضور کی بدولت ہمیں ہدایت ملی، ہم نے گمراہی سے نَجات پائی، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے مَصارِف بہت زِیادہ ہیں، اِس لئے ہم یہ مال خِدمَتِ اَقدس میں نَذر کے لئے لائے ہیں، قَبول فرما کر ہماری عِزَّت اَفزائی

1 ..... جامع صغیر، ص259، حدیث:4266۔

www.dawateislami.net

کی جائے، اِس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی: ﴿قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى﴾ (پ25، الشوریٰ:23) ترجَمۂ کنزالعرفان: ”تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت۔“

گویا انہیں یہ باور کرادیا گیا کہ اِس تبلیغ واِشاعتِ دِین پر اگر تم سے کچھ مَطلوب ہے تو محض یہ کہ میرے اَہلِ بیت کی مَحبَّت کو لازِم کرلو اور ان کا عشق اپنے دِل میں بسا کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جاؤ۔

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! اِس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک کی طرف سے کس پیارے اَنداز میں رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کلمہ پڑھانے، لوگوں کو دولتِ اِیمان عطا فرمانے، انہیں گمراہی کے اَندھیروں سے نکال کر رُشد وہِدایت کی روشنی میں لانے اور کُفر وشِرک کی طَلاطُم خیز موجوں میں ڈوبنے والوں کو دِین واِیمان کی کشتی میں سوار کر کے انہیں کنارے لگانے کا صِلہ صرف مَحبَّتِ اَہلِ بیت کی صورت میں طلب کیا جارہا ہے۔

مَحبَّتِ اَہلِ بیت کے بغیر اِیمان قَبول نہیں

اگر کوئی شخص ساری زِندگی نماز روزے کا پابند رہے، حج وزکوٰۃ کے فریضے کو بھی بحُسن وخُوبی اَدا کرتا رہے اور ساری ساری رات عِبادت میں گزار دے لیکن اس کے دِل میں مَحبَّتِ رَسول اور مَحبَّتِ اَہلِ بیت نہیں ہے تو اس کا اِیمان قابلِ قَبول نہیں۔ چنانچہ رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰۤى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ یعنی کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کی جان سے زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ وَتَكُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اور میری اَولاد اس کو اپنی اَولاد سے پیاری نہ ہو۔[1]

1 ..... شعب الایمان للبیہقی، 2/189، حدیث: 1505۔

www.dawateislami.net

اَہلِ بیت سے بغض رکھنے والے کیلئے تین وعیدات

اے عاشقانِ اَہلِ بَیْت! جس طرح اَہلِ بَیْتِ اَطہار کی محبت دُنیا و آخرت میں نجات پانے اور کامِلُ الایمان ہونے کا ذَریعہ ہے ایسے ہی اِس پاک گھرانے سے بغض و عناد رکھنا ہلاکت کا سبب ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: خبر دار! جو شخص اَہلِ بیت کے بغض و عداوت پر مَرا وہ قیامت کے دِن اِس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھا ہو گا کہ یہ اللہ پاک کی رَحمت سے نااُمید ہے اور آگاہ ہو جاؤ! جو شخص اَہلِ بَیْت سے بغض وعداوت کی حالت پر مَرا وہ کافر مَرا اور کان کھول کر سُن لو! جو شخص اَہلِ بیت کے بغض وعداوت پر مَرا اُسے جنَّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔[1]

اِس حدیثِ پاک میں اَہلِ بَیْتِ اَطہار سے بغض و عناد رکھنے والے کے لئے تین وعیدات اِرشاد فرمائی گئی ہیں:

(1) ایسا شخص قیامت کے دِن اِس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھا ہو گا کہ یہ اللہ پاک کی رَحمت سے نااُمید ہے۔

(2) اَہلِ بَیْت سے بغض وعداوت کی حالت میں مَرنے والا کُفر کی موت مَرے گا۔

(3) ایسے شخص کا جنَّت میں جانا تو دور کی بات اسے جنَّت کی خوشبو بھی نصیب نہ ہو گی۔

اَہلِ بیت کی محبت فرض ہے

اَہلِ بیت کی محبت فرائضِ دِین سے ہے جیسا کہ حضرتِ امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:

یَااَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ
فَرْضٌ مِنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ

1 .....الشرف المؤبد، ص 81۔

www.dawateislami.net

یعنی اے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَہلِ بیت پاک! تمہاری محبت کو اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں جس کو اُس نے نازِل کیا ہے فرض قرار دیا ہے۔[1]

اَہلِ بیت سے بغض رکھنا منافقت کی علامت

اَہلِ بیت سے بغض وعداوت رکھنا منافقت کی علامت ہے جیسا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص اَہلِ بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔[2]

حضرتِ جابر رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ ہم منافقین کو حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کے بغض سے پہچانتے تھے۔ یعنی ان سے بغض رکھنا نِفاق کی علامت ہے۔[3]

حوضِ کوثر پر چابک مارے جائیں گے

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! وہ کون سا مسلمان ہے جو حوضِ کوثر سے سیر اب ہونے کی تمنا نہ رکھتا ہو۔ حوضِ کوثر یہ ایک ایسا حوض ہے جس کی تہ مُشک کی ہے، یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے، اِس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے قبے نصب ہیں، اس کے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مُشک سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ جو ایک بار پیے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ اللہ پاک نے یہ حوض اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اِس حوض سے اپنی اُمَّت کو سیر اب فرمائیں گے۔ مگر اَہلِ بَیْتِ اَطہار کے بغض وعداوت اور حسد رکھنے والے ایسے بدنصیب ہیں جنہیں قیامت کے دِن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں کے ذَریعے بھگایا جائے گا۔ چنانچہ حضرتِ حسن

1 ..... مرقاۃ المفاتیح، 1/63 دار الفکر بیروت۔
2 ..... صواعق المحرقۃ، ص174 ملتان۔
3 ..... فضائل الصحابۃ لابن حنبل، ص792، حدیث:1086 دار ابن الجوزی۔

www.dawateislami.net

بن علی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہم سے بُغض مَت رکھنا کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا ہے: لَا یُبْغِضُنَا وَلَا یَحْسُدُنَا اَحَدٌ اِلَّا ذِیْدَ عَنِ الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِسِیَاطٍ مِنْ نَارٍ جو شخص ہم سے بُغض یا حَسَد کرے گا، اُسے قِیامت کے دِن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں کے ذَریعے دُور کیا جائے گا۔ (1)

اَہلِ بیت کا دُشمن دوزَخی ہے

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! کوئی شخص کتنی ہی عبادت و ریاضت کر لے، اگر اس کے دِل میں اَہلِ بیت کی محبت نہیں ہے، وہ اَہلِ بیت سے دُشمنی رکھتا ہے تو اس کی کوئی عبادت اسے فائدہ نہیں دے گی، جہنم اس کا مقدر ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: اگر کوئی شخص بَیْتُ اللہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ اِبراہیم کے دَرمیان جائے اور نَماز پڑھے اور روزے رکھے اور پھر وہ اَہلِ بیت کی دُشمنی پر مَر جائے تو وہ جہنَّم میں جائے گا۔ (2)

اَہلِ بیت کے دُشمنوں پر اللہ و رسول کی لعنت

ہر شخص اللہ پاک کی رَحمت کا متمنی ہوتا ہے لیکن اَہلِ بیت کے دُشمن وہ بدنصیب لوگ ہیں جن پر رَحمتِ الٰہی کے بجائے لعنت برستی ہے۔ چنانچہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: چھ طرح کے لوگوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ پاک بھی اُن پر لعنت فرماتا ہے اور ہر نبی کی دُعا قبول ہے، چھ اَشخاص یہ ہیں: (1) کتابُ اللہ میں اِضافہ کرنے والا (2) تقدیر کو جھٹلانے والا (3) میری اُمَّت پر ظلم کے ساتھ تسلط کرنے والا کہ اس شخص کو عزت دیتا ہے جس کو اللہ پاک نے ذَلیل کیا اور اس کو ذَلیل کرتا ہے جس کو اللہ پاک نے

1 ..... معجم اوسط، 2/33، حدیث: 2405۔

2 ..... مستدرک، 4/129، حدیث: 4766 دار المعرفۃ بیروت۔

www.dawateislami.net

عزت عطا فرمائی (4) اللہ پاک کے حرم (یعنی حرمِ مکہ) کو حلال ٹھہرانے والا (5) میرے اَہلِ بیت کی حُرمت جس کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے اسے پامال کرنے والا اور (6) میری سنَّت کو چھوڑنے والا۔[1]

اَہلِ بیت کو تکلیف دینے والے پر جنَّت حرام

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! بِلا اِجازتِ شرعی کسی عام مسلمان کو بھی تکلیف دینا اللہ پاک اور اس کے رَسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو تکلیف دینا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ یعنی جس نے (بِلاوجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[2]

ذرا سوچئے! جب ایک عام مسلمان کو اِیذا دینے والا اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اِیذا دیتا ہے تو جو شخص رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اَہلِ بیت کو اِیذا و تکلیف پہنچائے گا وہ کس قدر عذابِ اِلٰہی کا مستحق قرار پائے گا! ہم قہرِ قہّار اور غَضبِ جبّار سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے میرے اَہلِ بیت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِترت (یعنی اَولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی اُس پر جنَّت حرام کر دی گئی ہے۔[3]

اَہلِ بیت کے حق کی مَعرفت ضَروری ہے

حضرتِ حسین بن علی رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

1 ..... ابن حبان، 7/501، حدیث: 5719 دار الکتب العلمیۃ بیروت۔
2 ..... معجم اوسط، 2/387، حدیث: 3607۔
3 ..... نور الابصار، ص123۔

www.dawateislami.net

نے فرمایا: ہم اَہلِ بیت کی محبت کو لازِم پکڑو پس وہ شخص جو اِس حال میں اللہ پاک سے ملا کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہو تو وہ ہماری شَفاعت کے وَسیلے سے جنَّت میں داخِل ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص کو اس کا عمل ہمارے حق کی مَعرفت حاصل کئے بغیر فائدہ نہیں دے گا۔ (1)

اَہلِ بیت سے نفرت کرنے والا جہنم میں

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت اِیمان بلکہ جانِ اِیمان ہے۔ مَحبَّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مُحِب یعنی مَحبَّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعَلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحبَّت ہوتی ہے۔ وہ لوگ کس قدر بدنصیب ہیں جو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تو محبت کا دَم بھرتے ہیں مگر ان کے دِلوں میں اَہلِ بَیتِ اَطہار کی نفرت بھری ہوئی ہے، ایسے لوگوں کے لئے جہنم کی وَعید شدید ہے۔ چنانچہ حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہُ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ہم اَہلِ بَیتِ سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ پاک اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔ (2)

اَہلِ بیت سے بغض رکھنے والا دوزخ میں

حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبد المطلب! بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ پاک سے تین چیزیں

1 ..... معجم اوسط، 1/606، حدیث: 2230۔

2 ..... ابنِ حبان، 9/61، حدیث: 6939۔

www.dawateislami.net

مانگی ہیں: پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے۔ تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو عِلم عطا کرے۔ اور میں نے تمہارے لیے اللہ پاک سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے۔ پس اگر کوئی رُکن اور مقام کے دَرمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر اللہ پاک سے اِس حال میں ملے کہ وہ اَہلِ بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخِل ہو گا۔[1]

اللہ پاک ہمیں اَہلِ بَیتِ اَطہار کی سچی پکی محبت نصیب فرمائے اور ان مقدس ہستیوں کے بغض وعداوت سے بچائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

1 ..... معجم کبیر، 11/142، حدیث: 11412۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عاشورا کے دِن کے فَضائل و اعمال

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رَحمتیں نازِل فرماتا ہے، 10 گناہ مٹاتا ہے اور 10 دَرَجات بُلند فرماتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمد

عاشورا کے دِن کے فضائل

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! آج ہمارا موضوع ہے "عاشورا کے دِن کے فضائل و اَعمال" آیئے! پہلے عاشورا کے چند فضائل و برکات اور خصوصیات مُلاحظہ کیجیے۔

(1) 10 محرَّمُ الحرام یعنی عاشورا کے روز حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسَّلام کی توبہ قَبول کی گئی۔ (2) اِسی دِن انہیں پیدا کیا گیا (3) اِسی دِن انہیں جنَّت میں داخِل کیا گیا۔ (4) اِسی دِن عَرش (5) کُرسی (6) آسمان (7) زمین (8) سورج (9) چاند (10) سِتارے اور (11) جنَّت پیدا کئے گئے۔ (12) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسَّلام پیدا ہوئے۔ (13) اِسی دِن انہیں آگ سے نَجات ملی۔ (14) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسَّلام اور آپ کی اُمَّت کو نَجات ملی اور فرعون اپنی قوم سَمیت غَرَق ہوا۔ (15) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ

1 ..... نَسائی، ص222، حدیث: 1294۔

www.dawateislami.net

علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام پیدا کئے گئے (16) اِسی دِن انہیں آسمانوں کی طرف اُٹھایا گیا۔ (17) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا نوح علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی کشتی جُودی پہاڑ پر ٹھہری۔ (18) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا سلیمان علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو مُلکِ عظیم عطا کیا گیا۔ (19) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا یونُس علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام مچھلی کے پیٹ سے نکالے گئے۔ (20) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا یعقوب علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی بِینائی کا ضُعف دور ہوا۔ (21) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا یوسف علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام گہرے کُنویں سے نکالے گئے۔ (22) اِسی دِن حضرتِ سیِّدُنا ایوب علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تکلیف ختم کی گئی۔ (23) اِسی دِن آسمان سے زمین پر سب سے پہلی بارِش نازِل ہوئی اور (24) اِسی دِن کا روزہ اُمّتوں میں مشہور تھا یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا کہ اس دِن کا روزہ ماہِ رَمَضان سے پہلے فرض تھا پھر مَنسوخ کر دیا گیا۔[1] (25) اِسی عاشورا کے روز امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ تِشنہ کام حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہُ عنہ کو مَع شہزادگان و رُفقاء تین دِن بھوکا رکھنے کے بعد دَشتِ کربلا میں اِنتہائی سَفّاکی کے ساتھ شہید کیا گیا۔[2]

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! ابھی آپ نے عاشورا کے دِن کے چند فضائل و برکات ملاحظہ کیے۔ اب وہ اَعمال پیش کیے جاتے ہیں جنہیں ہم عاشورا کے دِن بجالا کر ڈھیروں ڈھیر نیکیاں کما سکتے ہیں۔ چنانچہ؛

عاشورا کے دِن کا روزہ

عاشورا کے دِن روزہ رکھیے کہ اَحادیثِ مبارکہ میں اِس کی ترغیب دِلائی گئی ہے اور اس کے فضائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ "عاشورا" کے 6 حروف کی نسبت سے 6 اَحادیثِ مبارکہ

1 ..... مکاشفۃ القلوب، ص311۔
2 ..... مرقاۃ المفاتیح، 10/519، تحت الحدیث:6142۔

www.dawateislami.net

ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ؛

عاشورا کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا

(1) حضرتِ عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب مدینۂ منورہ میں تشریف لائے، یَہُود کو عاشورا کے دِن روزہ دار پایا تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے اِرشاد فرمایا: یہ کیا دِن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عَرض کی: یہ عظمت والا دِن ہے کہ اِس میں موسیٰ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام اور اُن کی قوم کو اللہ پاک نے نَجات دی اور فرعون اور اُس کی قوم کو ڈُبو دیا لہٰذا موسیٰ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام نے بطورِ شکرانہ اِس دِن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: موسیٰ علیہ الصّلوٰۃُ والسّلام کی مُوافَقَت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں۔ تو رَسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔[1]

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ پاک کوئی خاص نعمت عطا فرمائے اُس کی یادگار قائم کرنا دُرُست و محبوب ہے کہ اس طرح اُس نِعمتِ عُظْمٰی کی یاد تازہ ہو گی اور اُس کا شکر ادا کرنے کا سبب بھی ہو گا۔

یومِ عاشورا اور ماہِ رَمَضان کی فضیلت

(2) حضرتِ عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کسی دِن کے روزہ کو اور دِن پر فضیلت دے کر جُستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ کہ عاشورا کا دِن اور یہ کہ رَمَضان کا مہینا۔[2]

1 ..... بخاری، 1/656، حدیث: 2004۔

2 ..... بخاری، 1/657، حدیث: 2006۔

www.dawateislami.net

عاشورا کے دِن اَنبیائے کِرام کا روزہ

(3) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عاشورا کا روزہ رکھو اس دِن اَنبیائے کِرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام روزہ رکھتے تھے۔[1]

عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مِٹا دیتا ہے

(4) حضرتِ ابو قتادہ رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مجھے اللہ پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مِٹا دیتا ہے۔[2]

عاشورا کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر

(5) رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عرفہ (یعنی نویں ذوالحجہ) کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر اور عاشورا کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔[3]

عاشورا کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالَفت کرو

(6) اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: عاشورا کا روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی مخالَفت کرو، اِس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دِن کا روزہ رکھو۔[4] لہٰذا جو عاشورا کے دِن روزہ رکھنا چاہے تو اُسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو سکے۔

نوافل پڑھیے

عاشورا کی رات چار نفل اِس طرح ادا کیجئے کہ ہر رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃُ الکرسی

1 ..... جامع صغیر، ص312، حدیث: 5067۔
2 ..... مسلم، ص454، حدیث: 2746۔
3 ..... مسند امام احمد، 8/381، حدیث: 22679۔
4 ..... مسند امام احمد، 1/518، حدیث: 2154۔

www.dawateislami.net

ایک بار اور سورۂ اِخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) تین تین بار پڑھئے پھر نماز سے فارغ ہو کر 100 بار سورۂ اِخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھئے۔ اِس کی برکت سے گناہوں سے پاکیزگی حاصل ہو گی اور جنّت میں بے اِنتہا نعمتیں ملیں گی۔[1]

عاشورا کے دِن درج ذیل کام کیجئے

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! عاشورا کے دِن درج ذیل کام بھی کیجئے:

(1) والدین کا اِکرام کیجئے۔ (2) غصے پر قابو رکھیے۔ (3) راستے سے تکلیف دہ چیز دور کیجئے۔ (4) نوافل کی کثرت کیجیے۔ (5) فضولیات سے بچئے۔ (6) رِشتہ داروں سے ملاقات کیجئے۔ (7) قبروں کی زیارت کیجئے۔ (8) خوشبو لگایئے۔ (9) روزہ داروں کو اِفطار کروایئے۔ (10) قرآنِ پاک کی تلاوت کیجئے۔ (11) 70 بار سبحانَ اللہ کا وِرد کیجئے۔ (12) یتیم کے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیریئے۔ (13) ناراض مسلمانوں میں صلح کروایئے۔ (14) عُلمائے دِین کی زیارت کیجئے۔ (15) (ہو سکے تو) خوفِ خدا سے آنسو بہایئے۔[2] (16) عاشورا کے دِن ہی کو حضرتِ آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول ہوئی[3] لہٰذا اِس دِن توبہ و اِستغفار کیجئے اور بارگاہِ الٰہی سے توبہ پر قائم رہنے کی بھیک طلب کیجئے۔

عاشورا کے دِن کے وَظائِف

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، اَمیرُ المؤمنین حضرتِ علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ کا فرمان ہے: عاشورا کے دِن جو ہزار بار سورۂ اِخلاص پڑھے تو اس کی طرف رَحمٰن (اللہ پاک) نظر فرمائے

1 ..... جنتی زیور، ص157 مکتبۃ المدینہ کراچی۔
2 ..... مرقع کلیمی، ص190 ماخوذاً۔ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور۔
3 ..... مکاشفۃ القلوب، ص311۔

www.dawateislami.net

گا اور جس کی طرف رَحمٰن نظر فرمائے گا اُسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔[1] اِس فرمان کو پیشِ نظر رکھئے اور رَحمتِ خداوندی کے اُمیدوار بن کر ہزار بار سورۂ اِخلاص پڑھ لیجئے۔

دَرازیٔ عمر نصیب ہو گی

ہو سکے تو عاشورا کے دِن یہ دُعا پڑھ لیجئے کہ جو کوئی عاشورا کے دِن یہ دُعا پڑھے گا لمبی عمر پائے گا: سُبْحٰنَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ وَاَسْاَلُہُ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ترجمہ: میزان کے بھرنے، علم کے منتہیٰ، مَبلغِ رضا اور عرش کے وزن کے برابر اللہ کی پاکی ہے۔ پناہ گاہ اور مقامِ نجات اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ہر جفت وطاق اور اللہ پاک کے تمام کامل کلمات کے برابر اس کی پاکی ہے۔ میں اللہ پاک سے سلامتی اور رَحمت کا سوال کرتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ پاک کی رَحمت ہو اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اور ان کی تمام آل پر۔[2]

دُعائے عاشورا

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! عاشورا کے دِن ”دُعائے عاشورا“ کو ایک بار پڑھ لیجئے۔ دُعائے عاشورا پیشِ خدمت ہے:

---

1 ..... النور فی فضائل الایام والشھور، ص124 ادارۃ البحوث۔

2 ..... لطائف اشرفی، 2/227، 228 مکتبہ سمنانی فردوس کالونی کراچی۔

www.dawateislami.net

دُعائے عاشورا

یَاقَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَافَارِجَ کَرْبِ ذِی النُّوْنِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَاجَامِعَ شَمْلِ یَعْقُوْبَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَاسَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَامُغِیْثَ اِبْرَاھِیْمَ مِنَ النَّارِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَارَافِعَ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَآءِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَامُجِیْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِی النَّاقَةِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَانَاصِرَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَھُمَا صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَّصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِیْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ، وَاَحْیِنَا حَیٰوةً طَیِّبَةً، وَّتَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ۔

www.dawateislami.net

پھر سات بار اِس دُعا کو پڑھ لیجئے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ط سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا، نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط وَھُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

اے عاشقانِ اَہلِ بیت! عاشورا کا دِن حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ کی شہادت کا دِن ہے۔ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کا ذوقِ عبادت بہت اعلیٰ دَرجے کا تھا۔ آپ نے شہادت سے پہلے بھی آخری وقت میں اللہ پاک کی بارگاہ میں سجدہ کیا لہٰذا آپ بھی نماز کی پابندی کیجئے۔ ہمیں امامِ حسین رضی اللہُ عنہ سے محبت ہے اور محبت اِطاعت کرواتی ہے، امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کی محبت میں ان کی اِطاعت کیجئے۔ جس طرح انہوں نے اللہ پاک کی عبادت کی اس طرح ہمیں بھی اللہ پاک کی عبادت کرنی چاہیے۔ انہوں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی، ہمیں بھی کبھی نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔ نیت کیجئے کہ آئندہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ پانچوں نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اِشراق چاشت اور تہجد وغیرہ کے نوافل بھی پڑھیں گے۔

اگر آپ عاشورا کے دِن کے فضائل و برکات اور عبادت کا ذوق وشوق حاصل کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ ہر جمعرات کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار ہونے والے اِجتماع میں شرکت کیجئے۔ سنّتیں سیکھنے اور دِینی تربیت

www.dawateislami.net

حاصل کرنے کے لئے قافلوں میں سفر کیجئے۔ امامِ حسین رضی اللہُ عنہ کو تلاوتِ قرآن کا بھی بڑا شوق تھا، اگر آپ دُرُست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا نہیں جانتے تو دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کیجئے کہ یہاں مفت قرآنِ پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔

اللہ پاک عاشورا کے عظیم دِن کی برکتوں سے ہمیں مالا مال فرمائے اور اس دِن کو اپنی عبادت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



اِس بیان کو دیکھنے اور سننے کے لئے یہاں کلک کیجئے

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
یادداشت	3	سب سے پہلے اَہلِ بیت کی شَفاعت	16
اِس کتاب کو پڑھنے کی 16 نیّتیں	5	اَہلِ بیت کی خدمت کا صِلہ	16
المدینۃ العلمیۃ (Islamic Research Center)	6	**مَحبتِ اَہلِ بیت**	
		دُرُود شریف کی فضیلت	17
مختصر فہرست	8	اَہلِ بَیْت کو پیارے آقا سے نسبت	17
پہلے اِسے پڑھئے	9	اَہلِ بیت سے محبت کرو	18
فضائلِ اَہلِ بیت		اپنی اَولاد کو تین اچھی عادتیں سکھاؤ	18
دُرُود شریف کی فضیلت	10	صحابہ واَہلِ بیت سے مَحبَّت کا بدلہ	19
اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیاں	10	اَہلِ بیت کی محبت کو لازِم پکڑلو	19
اَہلِ بیت سے مُراد کون؟	10	پنج تن پاک سے محبت کا اِنعام	20
اَہلِ بیت جہنم پر حَرام ہیں	11	حضرتِ صِدّیقِ اکبر کی اَہلِ بیت سے محبت	20
اَہلِ بَیْتِ اَطہار کا جذبۂ اِیثار	12	امام حَسَن کو کندھے پر بٹھایا	21
اِیثار کی فضیلت	13	فاروقِ اعظم کی مولا مشکل کُشا سے محبت	21
بھوکوں کو کھانا کھلانے کے فضائل	13	حَسنینِ کریمین سے عقیدت و محبت	22
حسن و حسین دُنیا میں میرے دو پھول	14	عثمانِ غنی کی اَہلِ بیت سے محبت	22
جنّتی نوجوانوں کے سردار	14	عبد اللہ بن مسعود کی اَہلِ بیت سے محبت	23
شاندار سواری اور لاجواب سوار	14	ابوہریرہ کی اَہلِ بیت سے محبت	23
حسنین کریمین کی محبت	15	**تعظیمِ اَہلِ بیت**	
کتابُ اللہ اور اَہلِ بیت کی اَہمیت	15	دُرُود شریف کی فضیلت	24
سرکار اور اَہلِ بیت پر دُرُود کی اَہمیت	16	عظیمُ الشّان جنّتی محل	24

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سیِّد سُنّی المذہب کی تعظیم لازِم ہے	26	دس ہزار درہم سے نواز دیا	37
عبد اللہ بن مبارک اور ایک سید زادے	27	ہاتھوں ہاتھ ضَرورت پوری کر دی	37
صحابۂ کرام اور تعظیمِ اَہلِ بیت	28	حضرتِ امام حسین کی شانِ سخاوت	37
صَحابۂ کرام کا حضرتِ عبّاس کی تعظیم و توقیر کرنا	28	سارے درہم فقیر کو دے دیئے	38
		کراماتِ اہلِ بیت	
حضرتِ عبد اللہ بن عباس کی تعظیم	29	دُرُود شریف کی فضیلت	40
بزرگانِ دین اور ساداتِ کرام کا اَدب	30	کرامت اور معجزے کی تعریف	40
عمر بن عبد العزیز اور سید زادے کا اَدب	30	مولا علی کی کرامات	41
اپنی خوشی پر سادات کی خوشی کو ترجیح دیں	30	مختصر وقت میں ختمِ قرآن	41
ساداتِ کِرام کی تعظیم سے متعلق چند مدنی پھول	30	جاسوس اندھا ہو گیا	41
		اِشارے سے دَریا کی طغیانی ختم	42
سخاوتِ اَہلِ بیت		سیدہ کائنات کی کرامات	43
دُرُود شریف کی فضیلت	32	فرشتوں نے چکی چلائی	43
سخاوت کی تعریف	32	برکت والا تھال	43
بخل کی تعریف	33	سیِّدُ الْاَسْخِیا امام حسن کی کرامات	44
بخل کی مذمت	33	فرزند پیدا ہونے کی بشارت	44
بخل کا علمی اور عملی علاج	34	خشک دَرخت پر تازہ کھجوریں	45
سخاوت کے فضائل	34	سید الشہدا امام حسین کی کرامات	46
مولا علی کی شانِ سخاوت	35	کُنویں کا پانی کافی بڑھ گیا	46
حضرتِ امام حسن کی شانِ سخاوت	37	بے اَدبی کرنے والا آگ میں	46

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نیزے پر سرِ اقدس کی تلاوت	47	حضرتِ امام جعفر صادِق کا ذوقِ عبادت	55
عبادتِ اہلِ بیت		**خصوصیاتِ اہلِ بیت**	
دُرُود شریف کی فضیلت	48	دُرُود شریف کی فضیلت	56
عبادت کا مفہوم	48	اَہلِ بیت کا اعلیٰ نسب	56
اِنسان کے دُنیا میں آنے کا مقصد	48	بنی ہاشم سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں	57
مولا علی کی دُنیا سے بے رَغبتی	49	صَدقۂ واجبہ حرام ہونا	57
مولا علی کی نماز	50	اَہلِ بیت صدقہ نہیں کھاتے	58
حضرتِ خاتونِ جنّت کا ذوقِ عبادت	50	اَہلِ بیت کا نسب تا قیامت باقی	58
کلامِ اِلٰہی کی تلاوت	51	اَہلِ بیت کے کسی فرد سے گناہ ہو جائے تو؟	59
حضرتِ امامِ حسن کا ذوقِ عبادت	51	اَہلِ بَیت کے لئے مَعصوم ہونا شرط نہیں	60
حضرتِ امامِ حسن کی مناجات	52	میری اَولاد سے بُغض رکھتے ہو؟	60
حضرتِ امامِ حسن کا شوقِ تلاوت	52	حضورِ پاک کی اَولاد	61
حضرتِ امامِ حسین کا ذوقِ عبادت	53	اَہلِ بیت زمین والوں کے لئے امن	62
دِن میں ایک ہزار نوافل	53	اَہلِ بیت کا سب سے پہلے جنّت میں داخلہ	62
رَمَضان میں مکمل ختمِ قرآن	53	اَہلِ بیت پر اِحسان کرنے کا بدلہ	63
25 پیدل حج	53	اَہلِ بیت کی محبت سے عمر میں اِضافہ	63
عبادت سے محبت	53	**اَخلاقِ اہلِ بیت**	
حضرتِ امام زینُ العابدین کا ذوقِ عبادت	54	دُرُود شریف کی فضیلت	65
زینُ العابدین کا لقب	54	حُسنِ اَخلاق میں شامل نیک اَعمال	65
سَجّاد کا لقب	55	عداوت محبت میں تبدیل ہو گئی	66
حضرتِ امام باقر کا ذوقِ عبادت	55	سزا دینے کے بجائے غلام آزاد کر دیا	68

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
بُرائی کرنے والے کا عُذر قبول کروں گا	69	اَہلِ بیت سے نفرت کرنے والا جہنم میں	79
اِنتقامی کارروائی کرنے کے بجائے اِنعام سے نواز دیا	69	اَہلِ بیت سے بغض رکھنے والا دوزخ میں	79
امام جعفر صادِق کی عاجزی و اِنکساری	69	**عاشورا کے دِن کے فَضائل و اَعمال**	
چار سالہ سید زادے کا خوفِ خدا	70	دُرُود شریف کی فضیلت	81
مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا	72	عاشورا کے دِن کے فضائل	81
بُغضِ اہلِ بیت کا اَنجام		عاشورا کے دِن کا روزہ	82
دُرُود شریف کی فضیلت	73	عاشورا کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا	83
اَہلِ بیت سے مَحبَّت کا مُطالبہ	73	یومِ عاشورا اور ماہِ رَمَضان کی فضیلت	83
مَحبَّتِ اَہلِ بیت کے بغیر اِیمان قَبول نہیں	74	عاشورا کے دِن اَنبیائے کِرام کا روزہ	84
اَہلِ بیت سے بغض رکھنے والے کیلئے تین وعیدات	75	عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مِٹا دیتا ہے	84
اَہلِ بیت کی محبت فرض ہے	75	عاشورا کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر	84
اَہلِ بیت سے بغض رکھنا منافقت کی علامت	76	عاشورا کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالَفت کرو	84
حوضِ کوثر پر چابک مارے جائیں گے	76	نوافل پڑھیے	84
اَہلِ بیت کا دُشمن دوزَخی ہے	77	عاشورا کے دِن درج ذیل کام کیجئے	85
اَہلِ بیت کے دُشمنوں پر اللہ و رسول کی لعنت	77	عاشورا کے دِن کے وَظائِف	85
اَہلِ بیت کو تکلیف دینے والے پر جنَّت حرام	78	دَرازیٔ عمر نصیب ہو گی	86
اَہلِ بیت کے حق کی مَعرفت ضَروری ہے	78	دُعائے عاشورا	86

www.dawateislami.net

دِین ودُنیا کے نظام کی اِصلاح کا سبب

حُضور ﷺ کے اہلِ بیت دو طرح کے ہیں:

1) بَیتِ جسم یعنی وہ لوگ کہ جن کا آپ سے جسمانی تعلُق ہے جیسے آپ کی اولاد اور اَزواج۔

2) بَیتِ ذِکر یعنی وہ لوگ کہ جن کا آپ سے قلبی رِشتہ وتعلُق ہے اور یہ علم، صُلحا اور اَولیاء ہیں۔

یہ دونوں اَہلِ بَیت اَہلِ دُنیا کے ظاہر وباطن کی آبادی اور دین ودُنیا کے نظام کی اِصلاح کا سبب ہیں۔

(اشعۃ اللمعات 4/696 ملخصا)

***